عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۱۰ روپے

جلد: ۳۵ | ۱۵ تا ۲۱ رصفر المظفر ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ رنومبر ۲۰۱۶ء | شمارہ: ۴۳

ختمِ نبوۃ کانفرنس چناب نگر

35 ویں سالانہ دو روزہ

تحفظ ختم نبوتؐ اور دفاع ناموس رسالت کا مقدس مشن قیامت تک جاری رہے گا: مولانا حافظ ناصر الدین خان خاکوانی مدظلہ

افواجِ پاکستان ملک کی جغرافیائی سرحدوں اور دینی مدارس نظریاتی سرحدوں کی حفاظت پر مامور ہیں: مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ

قادیانی عناصر اب بھی چناب نگر پریس سے گستاخانہ لٹریچر اور فولڈر پرنٹ کر رہے ہیں: مولانا اللہ وسایا مدظلہ

ایمان کے تحفظ کا آزمودہ نسخہ صلحا اور اہلِ حق سے روحانی واصلاحی تعلق جوڑنا ہے: مولانا قاری محمد حنیف جالندھری

جھلکیاں، تفصیلی رپورٹ اور قراردادیں

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

طلاق سے مکرنے والے کی بیوی کے لئے شرعی حکم

س:...... کیا فرماتے ہیں علماء کرام مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ آج سے کئی سال پہلے میرے شوہر نے مجھے کئی مرتبہ طلاق دی تھی، جس کا ہمارے گھر میں سسر صاحب مرحوم اور میرے شوہر کے بڑے بھائی صاحب کو بھی علم تھا۔ ان حضرات نے اس وقت اس بات کو دبانے کے لئے کہا کہ اس بات کے عام ہونے سے برادری میں ہماری عزت خراب ہوگی، اس لئے اس وقت میں خاموش ہوگئی، کچھ عرصہ بعد میرے شوہر نے پھر غصہ میں آ کر مجھے مندرجہ ذیل الفاظ بولے کہ: ''تم مجھ پر تین شرط پر طلاق ہو۔'' اس واقعہ کا علم گھر کی ساری خواتین کو ہے۔ یاد رہے کہ مذکورہ الفاظ ہمارے عرف میں طلاق ہی کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

محترم مفتی صاحب! میرا شوہر نفسیاتی قسم کا ہے، غصہ گالم گلوچ بہت زیادہ کرتا ہے، میں ان سے بہت ہی پریشان ہوں، تقریباً ڈیڑھ سال سے باپ کے گھر بیٹھی ہوں۔ اس عرصہ میں میرے نان نفقہ کا اس نے بالکل نہیں پوچھا ہے، بلکہ شادی کے بعد سے وہ نہ تو کوئی کام کاج کرتا ہے نہ ہی کوئی روزگار اور نہ ہی میرے نان نفقہ کا اس نے کبھی سوچا ہے۔ ہاں ان کے والد صاحب اور جب تک میں ان کے گھر پر تھی، ان کے بڑے بھائی صاحب نے میرا اور میرے بچوں کا بہت خیال رکھا ہے اور روز اول سے آخری دن تک ان کے آسرا پر تھی، لیکن آخر کب تک ان کے آسرا پر رہوں گی؟ جبکہ شوہر کو بالکل اس چیز کا احساس تک نہیں۔ خلاصہ یہ کہ طلاق کے بعد اب میں ان کے ساتھ کسی قیمت پر رہنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ لیکن مشکل اب یہ ہے کہ شوہر طلاق دینے کے باوجود اب اس سے مکر رہا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ میں نے ایک دفعہ طلاق دی ہے، تین دفعہ نہیں۔ حالانکہ حقیقت وہی ہے جو میں نے اوپر تحریر کردی ہے اور اس کے گواہ بھی ان کے گھر کے افراد ہیں لیکن اب پتہ نہیں کس مصلحت کے تحت وہ اس بات کو چھپانا چاہتے ہیں۔

محترم مفتی صاحب! اب میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ مذکورہ تفصیل کی رو سے میرے لئے شرعی حکم کیا ہے؟ کیا مجھے طلاق ہوگئی ہے یا نہیں؟ جب کہ میں نے تین دفعہ سے بھی زیادہ مرتبہ طلاق کے الفاظ اپنے کانوں سے سنے ہیں اور اب میں ان کے ساتھ رہنے کے لئے بالکل تیار نہیں ہوں۔

ج:...... بصورت مسؤلہ اگر سائلہ کا بیان حقیقت وصداقت پر مبنی ہے اور اس کو سو فیصد یقین ہے کہ اس کے شوہر نے اسے تین مرتبہ طلاق دے دی ہے، جیسا کہ سوال میں درج ہے تو ایسی صورت میں اب اس کے لئے دیانتاً اپنے شوہر کے گھر پر رہنا جائز نہیں، بلکہ اس پر لازم ہے کہ پنچائت، جرگہ یا عدالت کے ذریعہ اس لڑکے (شوہر) سے طلاق حاصل کرلے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ اس قسم کے ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں: ''آج کل لوگوں میں دین و دیانت کی بڑی کمی آگئی ہے، لوگ طلاق دینے کے بعد مکر جاتے ہیں، اس لئے اگر شوہر دین دار قسم کا آدمی نہیں ہے اور عورت کو یقین ہے کہ اس نے تین بار طلاق دی ہے تو عورت کے لئے شوہر کے گھر آباد ہونا جائز نہیں ہے۔''

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ص:۶۸۴، ج:۶، جدید ایڈیشن)

☆☆......☆☆......☆☆

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۵ — ۱۵تا۲۱ صفر المظفر ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۶تا۲۲ نومبر ۲۰۱۶ء — شمارہ:۴۳

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

مضمون	صفحہ	مصنف
اسلامی اخوت اور شیطانی تدابیر!	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
چناب نگر کانفرنس کا تاریخی پس منظر	۷	مفتی خالد محمود
۳۵ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس، چناب نگر	۱۱	مولانا عبدالحکیم نعمانی
جھلکیاں، تفصیلی رپورٹ اور قراردادیں		مولانا محمد وسیم اسلم
خدا کرے ثابت قدمی رہے!	۱۹	قاری تنویر احمد شریفی
قرآن پڑھ کے دیکھ....	۲۲	جوہر کانپوری
خبروں پر ایک نظر	۲۳	ادارہ
مرزا قادیانی کا تعارف و کردار (۱۲)	۲۵	حافظ عبیداللہ

بنیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019

AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

احادیث قدسیہ

سحبان الہند حضرت مولانا
احمد سعید دہلویؒ

اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنا

حدیث قدسی ۲:... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ساتھ ہوں، بندے کو اختیار ہے جیسا چاہے مجھ سے گمان قائم کرلے۔ (مسلم، حاکم)

حدیث قدسی ۳:... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ مجھ کو پکارے تو میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔ (احمد)

حدیث قدسی ۴:... حضرت واثلہ بن اسقع کی روایت میں ہے میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں، اگر اچھا گمان رکھتا ہے تو میں بھی اچھا معاملہ کرتا ہوں اور اگر بُری توقعات قائم کرتا ہے تو میں بھی وہی سلوک کرتا ہوں۔ (طبرانی)

حدیث قدسی ۵:... حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان اور خیالات کے ساتھ ہوں اگر مجھ سے اچھی امید رکھے تو اس کے لئے اچھا ہے اور اگر بُری امید رکھے تو اس کے لئے بُرا ہے۔ (احمد، مسلم، طبرانی)

حدیث قدسی ۶:... ایک صحابیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم تو میری طرف آنے کے لئے کھڑا ہوتا کہ میں تیری طرف آنے کے لئے روانہ ہو جاؤں اور تو میری طرف روانہ ہوتا کہ میں تیری طرف دوڑ کر چلوں۔ (احمد)

حدیث قدسی ۷:... حضرت معاذ بن جبلؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تم کو یہ بتادوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب سے پہلے اپنے مسلمان بندوں سے کیا بات کرے گا؟ حاضرین نے کہا: یا رسول اللہ! فرمایئے وہ کیا بات ہے جو اللہ تعالیٰ سب سے پہلے مومنین سے کہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا کیا تم میری ملاقات کو دوست رکھتے تھے؟ بندے عرض کریں گے ہاں! ہم کو تیری ملاقات کا بہت شوق تھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم کیوں میری ملاقات کی خواہش رکھتے تھے؟ بندے عرض کریں گے ہم کو تیری مغفرت اور معافی کی امید تھی ارشاد ہوگا میری مغفرت تمہارے لئے واجب ہوگی۔ (شرح السنۃ، ابونعیم)

مطلب یہ ہے کہ تم مجھ سے اچھا گمان رکھتے تھے، میں تمہارے ساتھ اچھا ہی معاملہ کروں گا۔

نماز

چلی وغیرہ عینک کا پہلا اور بنیادی رکن

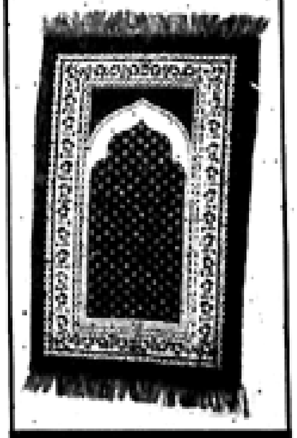

حضرت مولانا
مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

موزہ (خفین) پر مسح

س:...... کیا جن جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے؟

ج:...... جی ہاں! جن جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

س:...... کیا مردوں کی طرح عورتیں بھی موزوں پر مسح کرنے کی سہولت سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں؟

ج:...... جی ہاں! مردوں اور عورتیں دونوں کو یہ سہولت دی گئی ہے۔

س:...... مسح کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

ج:...... ہاتھ کی انگلیوں کو پانی میں بھگولے پھر پاؤں کے پنجوں پر یعنی اوپر کی طرف ان انگلیوں کو بچھالے (یعنی گیلی انگلیوں کو کھڑا رکھتے ہوئے صرف ان کے سرنہ لگائے بلکہ پوری انگلیوں کو بچھالے) پھر ان کو اسی حالت میں رکھتے ہوئے پنڈلیوں کی طرف لے جائے (تین انگلیوں کے مقدار کے برابر ہر موزے پر مسح کرنا فرض ہے) موزوں کے نیچے (تلووں) یا دائیں بائیں (اغل بغل) پر مسح کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (واضح رہے کہ اگر موزوں کی اوپر کی طرف مسح نہیں کیا گیا تو مسح کا فرض ادا نہ ہونے کی وجہ سے مسح ہوا ہی نہیں)۔

جبیرہ (Plaster/Bandage)

س:...... جبیرہ کسے کہتے ہیں؟

ج:...... ٹوٹی ہوئی ہڈی یا زخم وغیرہ پر جو پلاسٹر بینڈج، پٹی یا پھایہ باندھا جاتا ہے اسے جبیرہ کہتے ہیں۔

س:...... اگر وضو کرنے والے کو اعضائے وضو پر یا غسل کرنے والے کے کسی ظاہری عضو پر ایسی صورت حال کا سامنا ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج:...... اگر وضو کرنے والے کے اعضائے وضو میں سے کسی عضو پر (جس کو وضو کرتے ہوئے دھونا فرض ہے) پلاسٹر چڑھا ہوا ہو بینڈج ہوئی ہو زخم پر پھایہ لگا کر پٹی باندھ دی گئی ہو اور وضو کے لئے اس کا کھولنا باندھنا مشکل ہو یا مشکل تو نہ ہو لیکن زخم کے لئے پانی کا لگنا نقصان دہ ہو تو پورے پلاسٹر، بینڈج اور پٹی پر گیلا ہاتھ پھیر لینا یعنی مسح کرلینا وضو کی تکمیل کے لئے کافی ہے، چاہے اس بندھی ہوئی پٹی کے نیچے زخم ہو یا نہ ہو اور یہ مسح اس وقت تک جائز ہے جب تک کہ مکمل صحت کے بعد پٹی کا باندھے جاتے رہنے کا عمل مکمل نہ ہو جائے، یہی مسئلہ غسل کا بھی ہے۔

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

اسلامی اخوت اور شیطانی تدابیر

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلامٌ علٰی عبادہٖ الذین اصطفٰی

مسلمان اس اعتبار سے خوش قسمت ہیں کہ ان کے ہر ہر مرحلہ اور ہر ہر معاملہ میں چاہے وہ مرحلہ یا معاملہ عقائد کے قبیل سے ہو یا عبادات و معاملات اور معاشرت واخلاق کے قبیل سے، قرآن کریم اور سنت رسول کی ہدایات ان کے لئے قیامت تک مشعل راہ ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے آپ کو قرآن کریم اور تعلیمات نبویہ کے سانچے میں ڈھال کر دنیا وآخرت کی سرخروئی اور کامیابیوں کو پالیں۔ یہی بات شہید اسلام حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی قدس سرہ نے ۲۷ سال قبل اپنے ایک مضمون میں تحریر فرمائی تھی، جو آج کے حالات کے بالکل مطابق ہے۔ یوں لگتا ہے کہ حضرت شہیدؒ نے مستقبل کے نقوش کو اپنی اس تحریر میں واضح کردیا تھا، حضرت شہیدؒ فرماتے ہیں:

’’قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کے بعد امت مسلمہ کے حق میں سب سے بڑی نعمت اتفاق واتحاد ہے، اور سب سے بڑا عذاب ان کا باہمی انتشار وافتراق ہے، قرآن کریم، مسلمانوں کو گروہ بندیوں کا حکم نہیں دیتا، بلکہ انہیں حکم دیتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور انہیں حق تعالیٰ کا یہ انعام یاد دلاتا ہے کہ دیکھو! تم اسلام سے پہلے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے، اللہ نے تم پر احسان فرمایا کہ تمہارے دلوں کو جوڑ دیا (آل عمران:۱۰۳)۔ اور مسلمانوں کو یہ بھی فہمائش کرتا ہے کہ رسول کی اطاعت کو لازم پکڑو، اور اختلاف پیدا نہ کرو، ورنہ تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، تمہارا رعب ودبدبہ جاتا رہے گا اور تم دشمنوں کی نظر میں ذلیل وخوار اور بے قیمت ہو جاؤ گے۔ (الانفال:۴۶)

قرآن کریم مسلمانوں کے اختلاف مٹانے کی تدبیر بھی بتاتا ہے اور اس کے لئے یہ کلیہ تجویز کرتا ہے کہ اگر تمہارے درمیان کسی مسئلہ میں نظریاتی اختلاف پیدا ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر کے سب اس کے فیصلے پر راضی ہو جاؤ (الشوریٰ:۱۰) اور اپنے تنازعہ کو نمٹانے کے لئے اسے خدا اور رسول کی عدالت میں پیش کرو (النسا:۵۹) پھر خدا تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق جو فیصلہ بھی سامنے آئے اس پر سر تسلیم خم کردو۔ (النسا:۶۵)

دو مسلمانوں کے درمیان اگر ذاتی اور نجی امور میں باہمی رنجش پیدا ہو جائے تو قرآن کریم اسلامی برادری کو حکم دیتا ہے کہ عدل وتقویٰ کے تقاضوں کو ٹھیک ٹھیک ملحوظ رکھتے ہوئے دو روٹھے ہوئے بھائیوں کے درمیان صلح صفائی کرادو۔ (الحجرات:۱۰) اور اگر خدانخواستہ یہ رنجش گروہی جنگ کی شکل اختیار کرلے، اور اہل ایمان کی دو پارٹیاں آپس میں آمادۂ پیکار ہو جائیں تو قرآن کریم اسلامی معاشرہ پر یہ فرض عائد کرتا ہے کہ وہ رنگ ونسل، قوم ووطن، قبیلہ و برادری کے تمام تعلقات سے بالاتر ہو کر یہ دیکھے کہ ان دونوں میں سے حق پر کون ہے؟ اور زیادتی کس کی طرف سے ہو رہی ہے، پس جو فریق زیادتی پر اتر آئے اس سے پورے معاشرے کو نمٹنا چاہئے، اور جب تک وہ اپنی زیادتی کو چھوڑ کر حکم الٰہی کے آگے جھکنے پر آمادہ نہ ہو اس سے مسلمانوں کی صلح نہیں ہونی چاہئے۔ (الحجرات:۹)

قرآن کریم نے ان اسباب وذرائع کی بھی نشاندہی کی ہے جن کے ذریعہ شیطان مسلمانوں کو آپس میں لڑاتا ہے، اور جو ان کے انتشار وافتراق کے لئے زمین ہموار کرتے ہیں، ان میں سب سے پہلی چیز اسلامی اخوت کے رشتہ کا کمزور پڑ جانا اور مسلمانوں کا خدا اور رسول کی اطاعت سے روگردانی کرنا ہے۔ جب اسلام کی عظمت وتقدس کا لحاظ نہ رہے تو ظاہر ہے کہ اسلامی اخوت واسلامی اتحاد کا احترام بھی اٹھ جاتا ہے، اس صورت میں مسلمان آپس میں دست و گریبان ہونے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کریں گے۔

دوسری چیز جو اسلامی اخوت کی روح کو کچل دیتی ہے وہ ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان سے بدگمانی ہے، اسی لئے قرآن کریم نے بدگمانی سے احتراز کرنے کی ہدایت فرمائی ہے اور مسلمانوں کو بتایا ہے کہ جس بدگمانی کا صحیح منشأ موجود نہ ہو وہ گناہ ہے، حدیث پاک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ’’بدگمانی سے احتراز کیا کرو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔‘‘

تیسری بات جو بدگمانی سے جنم لیتی ہے وہ غیبت اور بہتان ہے۔ جب ایک شخص کو دوسرے شخص سے سوءِ ظن ہوجاتا ہے تو اظہار نفرت کے لئے اس کی برائیوں کی داستان بڑے مزے لے کر بیان کرتا ہے، ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کی پس پشت برائی کرنا غیبت کہلاتا ہے۔ اور یہ قرآن کریم کی نظر میں مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف ہے، غیبت ایسا خبیث گناہ ہے کہ بڑے بڑے پرہیزگار لوگ اس میں نہ صرف مبتلا ہوجاتے ہیں بلکہ اس کو اچھی چیز سمجھنے لگتے ہیں، کیونکہ دوسرے کی برائیاں بیان کرنے میں نفس کو لذت ملتی ہے، اور وہ ایسے زہر کو میٹھی گولی سمجھ کر شوق سے کھاتا ہے اسی بنا پر حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ ’’غیبت زنا سے بھی زیادہ سنگین جرم ہے۔‘‘ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ زنا سے سنگین جرم کیوں ہے؟ فرمایا: بدکار بدکاری کرتا ہے تو اسے برا سمجھ کر کرتا ہے اور کرنے کے بعد اس پر پشیمان ہوتا ہے، اس سے توبہ کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہے، مگر غیبت کرنے والے کو احساس ہی نہیں ہوتا کہ وہ کوئی گناہ کررہا ہے۔ اس لئے اس کبیرہ گناہ سے توبہ کرنے کی بھی اسے توفیق نہیں ہوتی۔‘‘

چوتھی چیز غلط خبروں کی اشاعت ہے جب آدمی کو کسی سے نفرت ہوجائے تو بسا اوقات وہ صرف غیبت ہی پر اکتفا نہیں کرتا ہے بلکہ افسانہ طرازی بھی شروع کردیتا ہے اور محض اپنے قیاس اور اندازے کو تخیلات میں ڈھال کر واقعہ بنالیتا ہے اور کبھی اصل بات کچھ اور ہوتی ہے مگر اس میں رنگ آمیزی اور حاشیہ آرائی کرکے اسے کچھ کا کچھ بنالیا جاتا ہے۔ یہ حرکت بہت سے کبیرہ گناہوں کا مجموعہ ہے۔ جھوٹ، بہتان، غیبت، کسی مسلمان کی دل آزاری ورسوائی جیسے سب گناہ اس میں سمٹ آتے ہیں اس لئے قرآن کریم نے مسلمانوں کو ہدایت فرمائی ہے کہ جب انہیں کسی مسلمان کے بارے میں کوئی خبر ملے تو اس پر بغیر تحقیق کے نہ تو یقین کیا کریں، اور نہ اس پر اپنے کسی ردعمل کا اظہار کریں، قرآن کریم ایسی خبریں اڑانے والوں کو ’’فاسق‘‘ کہہ کر انہیں ناقابل اعتبار قرار دیتا ہے۔

پھر جب ایسی خبریں عام طور پر ایک دوسرے کے خلاف شائع ہونے لگتی ہیں تو طرفین میں عداوت کے شعلے بھڑک اٹھتے ہیں اور مسلمانوں کو اپنی جو قوت کفر کے مقابلہ میں خرچ کرنی چاہئے تھی وہ آپس کی نکتہ چینی میں صرف ہونے لگتی ہے، ہر فریق دوسرے فریق کو نیچا دکھانے کے لئے اپنی ساری صلاحیتیں خرچ کردیتا ہے اس طرح مسلمانوں کی قوت، ان کا وقت، ان کا مال، ان کی دماغی وجسمانی صلاحیتیں آپس کی سرپھٹول کی نذر ہونے لگتی ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن اطمینان کا سانس لیتے ہیں اور انہیں مسلمانوں سے مقابلہ ومقاومت کا کوئی خطرہ باقی نہیں رہ جاتا۔ یہ ہے وہ سب سے بڑا عذاب جس سے اسلامی معاشرہ دوچار ہے۔

شیطان نے مسلمانوں کو لڑانے کے لئے جو بے شمار ذرائع ایجاد کئے ہیں ان میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں۔ جن کی قباحت کی طرف کسی کی نظر ہی نہیں جاتی، وہ اس کے لئے کبھی مذہبی میدان ہموار کرتا ہے اور چند سرپھروں کو نئے نئے شوشے چھوڑنے پر اکساتا ہے، کبھی اس کے لئے سیاسی میدان تیار کرتا ہے اور مسلمانوں کو مختلف ٹکڑیوں میں بانٹ کر سیاسی دنگل میں اتار دیتا ہے۔ کبھی قوم و وطن اور قبیلہ و برادری کا بت تراش کر چند سامریوں کو اس کا سرپرست بنادیتا ہے، اور وہ اسلامی اخوت کے تمام رشتے کاٹ پھینکتے ہیں، کبھی طبقاتی کشمکش برپا کرکے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے خون سے عداوت ودشمنی کی پیاس بجھانے کی تدبیر بھاتا ہے اور یہ ساری چیزیں اسلامی معاشرے کو جہنم کا نمونہ بنادیتی ہیں، بدقسمتی سے آج ہمارے گردوپیش یہی شیطانی الاؤ روشن ہیں اور مسلمان اس کا ایندھن بنتے جارہے ہیں۔ حق تعالیٰ شانہ اہل اسلام کو اسلامی اخوت کے رشتہ میں منسلک رہنے کی توفیق عطا فرمائے، اور تمام شیطانی تدابیر سے انہیں محفوظ رکھے۔‘‘

(صفحۂ اقرأ روزنامہ جنگ کراچی، ۲۹؍جون ۱۹۷۹ء)

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں ان ہدایات پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ مسلمانوں میں محبت واخوت کا رشتہ قائم ہو، ایک دوسرے پر بدگمانی، تہمت، غیبت اور الزام تراشیوں سے محفوظ فرمائیں اور باہم شیروشکر اور سنت نبوی کے تقاضوں کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس، چناب نگر

تاریخی پس منظر

مفتی خالد محمود

رائے عامہ کو بیدار کرنے، عوام الناس تک اپنی بات پہنچانے اور ان کے دل و دماغ میں اپنا پیغام اتارنے کا ایک بہترین اور مؤثر ذریعہ کانفرنس کا انعقاد ہے، اسی لیے ہر تنظیم اور ہر جماعت مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر کانفرنس کا انعقاد کرتی ہے، یہ کانفرنس وقتی اور عارضی بھی ہوتی ہیں اور مستقل بنیادوں پر بھی ہوتی ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام پورے ملک میں اس طرح کی کانفرنسوں کا اہتمام و انعقاد کیا جاتا ہے جن میں دو کانفرنسیں سالانہ بنیاد پر مستقل ہوتی ہیں، ایک چناب نگر کی کانفرنس اور دوسری برمنگھم (برطانیہ) کی سالانہ کانفرنس۔

اسی تسلسل میں ۲۷، ۲۸ / اکتوبر ۲۰۱۶ء بروز جمعرات و جمعہ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چناب نگر میں ۳۵ ویں عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں جہاں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس اور آپ کی ختم نبوت کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا اور قادیانیوں کی فریب کاریوں اور سازشوں کو آشکارا کیا گیا، وہاں یہ کانفرنس اتحاد امت کا بھی ذریعہ ثابت ہوگی، کیوں کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کسی ایک جماعت یا فرقہ کی ذمہ داری نہیں بلکہ یہ تمام مسلمانوں کا عقیدہ اور اس کی حفاظت پوری امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اسٹیج پر تمام مکتبہ فکر کے علماء اور سیاسی جماعتوں کے زعماء خطاب کرتے ہیں۔

یہ کانفرنس درحقیقت ان کانفرنسوں کا تسلسل ہے جو پاکستان بننے سے پہلے قادیان میں منعقد ہوتی رہیں اور پاکستان بننے کے بعد پاکستان میں اور انگلینڈ میں آج تک تسلسل کے ساتھ ہر سال منعقد ہوتی ہیں، جس کا پس منظر کچھ یوں ہے:

> **یہ کانفرنس درحقیقت ان کانفرنسوں کا تسلسل ہے جو پاکستان بننے سے پہلے قادیان میں منعقد ہوتی رہیں اور پاکستان بننے کے بعد پاکستان میں اور انگلینڈ میں آج تک تسلسل کے ساتھ ہر سال منعقد ہوتی ہیں**

۱۹۳۰ء میں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر لاہور میں ''انجمن حمایت اسلام'' کا سالانہ اجتماع ہوا، جس میں ملک بھر سے (متحدہ ہندوستان) سے پانچ سو سے زائد جید علماء کرام اور مشائخ عظام نے شرکت کی۔ علماء کرام کے اس اجتماع میں حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو ''امیر شریعت'' کا خطاب دیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہوئے تردید قادیانیت کا محاذ ان کے سپرد کیا، حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مجلس احرار اسلام کا ایک شعبۂ تبلیغ قائم کرکے اس محاذ پر کام شروع کیا، مجلس احرار اسلام ہند نے ۲۰، ۲۱، ۲۲ / اکتوبر ۱۹۳۴ء کو قادیان میں ایک کانفرنس کا انعقاد کیا، جس میں اکابر علما کے بیانات ہوئے، اس کانفرنس کے ذریعہ علما کرام نے پورے ملک میں قادیانیت کے خلاف کام کرنے کا عزم کیا۔

پاکستان بننے کے بعد قادیانیوں نے اپنا مرکز ''ربوہ'' کو بنایا اور وہاں دسمبر میں اپنا سالانہ جلسہ کرنے لگے تو مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی ان کے مقابلہ میں کانفرنس منعقد کرنا شروع کی جو ۱۹۸۱ء تک ہر سال چنیوٹ میں منعقد ہوتی رہی، جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء و مشائخ شریک ہوتے، پھر یہ کانفرنس چناب نگر (ربوہ) میں منتقل ہوگئی اور ۶، ۷ / ستمبر ۱۹۸۲ء کو چناب نگر میں پہلی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں تمام صوبوں کے علماء، مشائخ، خطباء، وکلا اور سیاسی عمائدین نے شرکت کی۔ یہ ایک مثالی کانفرنس تھی، جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء شریک تھے اور اس طرح اس کانفرنس کے ذریعہ امت مسلمہ کے اتحاد کا زبردست مظاہرہ ہوا۔ مرزائیوں کا سالانہ جلسہ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۸۳ء تک ہر سال ربوہ میں ہوتا رہا، مگر ۱۹۸۴ء میں جب ان کے خلاف ۲۶ / اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا، جس کے ذریعہ قادیانیوں کو مسلمان کہلانے، اذان دینے، اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کہنے

اور اسلامی شعائر و اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے روک دیا گیا اور ان کی تبلیغی وارتدادی سرگرمیوں پر پابندی لگادی گئی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ان کے سالانہ جلسہ پر بھی پابندی لگوائی اور اس طرح ہر سال ہونے والے ان کے جلسے کا سلسلہ پاکستان میں ختم ہوگیا، مگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سالانہ کانفرنس الحمدللہ! پہلے دن کی طرح آج بھی اپنی شاندار روایات کے مطابق منعقد ہوتی ہے۔

اس امت میں ہر دور میں فتنے پیدا ہوتے رہے ہیں اور بہت سے فتنوں کی نشاندہی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے، ان فتنوں کا آغاز عہد نبوت کے کچھ عرصہ بعد سے ہو چکا تھا مگر عہد نبوت کے قرب کی وجہ سے چوں کہ مؤمنین کا ایمان قوی اور مضبوط تھا اس لیے یہ فتنے اپنا زور نہیں دکھا سکے، جیسے جیسے عہد نبوت سے بعد ہوتا گیا فتنوں میں تیزی اور شدت آتی گئی، بدقسمتی سے آج ہم اپنی ایمانی کمزوری کی وجہ سے ان فتنوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ امت مسلمہ میں بڑے بڑے فتنے نمودار ہوئے مگر ان سب فتنوں میں خطرناک فتنہ" قادیانیت کا فتنہ" ہے جو فرنگی سیاست کے بطن سے پیدا ہوا۔

انیسویں صدی عیسوی میں اسلامی ممالک میں دماغی بے چینی اور اندرونی کشمکش اپنے عروج پر پہنچی ہوئی تھی اور ہندوستان اس انتشار اور کشمکش کا خاص میدان تھا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی ناکام ہو چکی تھی، ہندوستان کے مسلمانوں کے دل شکست کے صدمہ سے زخمی اور دماغ ناکامی کی چوٹ سے مفلوج ہو چکے تھے، انگریز کا پنجۂ استبداد ہندوستان پر پوری طرح گڑ چکا تھا اور اسیران قفس ہند کے لیے پھڑپھڑانے کی بھی گنجائش باقی نہیں رہی تھی، ہندوستان کے عوام کی گردن میں ایک طرف سیاسی غلامی کا طوق ڈالا جا رہا تھا تو دوسری طرف ان پر تہذیبی و ثقافتی حملہ مسلسل جاری تھا اور مسلمانوں کو فرنگی تہذیب وثقافت کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش جاری تھی، اس ذہنی انتشار سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں عیسائی پادری اپنی عیسائیت کی تبلیغ میں مصروف تھے جو عیسائیت کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے عقائد میں تزلزل اور ان کے مسلمہ اصولوں میں تردد و شک پیدا کرنے کی مہم زور وشور سے جاری رکھے ہوئے تھے، بحث و مباحثہ اور مناظروں کا بازار گرم تھا، اس وقت مسلمانوں کے ارتداد کا خطرہ نہیں تھا بلکہ الحاد وزندقہ کا مہیب خطرہ ان کے سامنے منہ کھولے کھڑا تھا، اس کے ساتھ ساتھ

> **قادیانی فتنہ ہندوستان کے قصبہ قادیان میں پیدا ہوا وہاں اس نے پَر پُرزے نکالے اور انگریز کے سائے میں یہ فتنہ پروان چڑھتا رہا۔ پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد مرزا غلام احمد کا بیٹا مرزا محمود قادیان سے فرار ہوا اور پاکستان آ کر دجل وتلبیس کا نیا دار الکفر قائم کیا**

مسلمانوں کو ذہنی طور پر مصروف رکھنے بلکہ مفلوج کرنے کے لیے فرق اسلامیہ کے آپس کے اختلاف کو خوب بڑھا چڑھا کر ایک دوسرے کے سامنے لا کھڑا کیا اور ان کو آپس میں ٹکرا دیا۔ بلکہ نئے نئے فرقے پیدا کیے گئے اور ہر فرقہ میں نئی نئی قلمیں لگا کر پورے ہندوستان کو مذاہب وافکار کا اکھاڑا بنا دیا گیا، قتل وقتال، زدوکوب اور عدالتی چارہ جوئی کی اکثر نوبت آجاتی اور پورے ہندوستان میں ایک مذہبی خانہ جنگی سی برپا کردی گئی۔ لیکن اس سب کے باوجود فرنگی سامراج کو اس بات کا اندیشہ تھا کہ مسلمانوں کا مزاج دینی ہے اور دین کے نام پر انہیں کسی وقت بھی گرمایا جاسکتا ہے اور کفر والحاد کے سامنے دوبارہ کھڑا کیا جاسکتا ہے اس لیے اس نے یہ طے کیا کہ مسلمانوں میں سے ہی کسی شخص کو کھڑا کرکے اسے کسی بڑے دینی منصب پر بٹھایا جائے تاکہ مسلمان عقیدت کے ساتھ اس کے گرد جمع ہوجائیں اور وہ شخص انہیں حکومت کی خیرخواہی کا سبق پڑھائے، اس کے ذریعہ سے مسلمانوں سے جذبۂ جہاد ختم کردیا جائے۔ وہ یہ درس دے کہ اب جہاد کی ضرورت نہیں کیوں کہ جب تک مسلمانوں میں جذبۂ جہاد موجود ہے وہ ہر وقت کفر کے مقابلے کے لیے تیار رہتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی جو ذہنی انتشار کا شکار تھا، وہ مالیخولیا اور مراق کا مریض تھا، اس کے ساتھ ساتھ اسے حد درجہ شوق تھا اور بڑی شدت سے یہ خواہش رکھتا تھا کہ وہ ایک نئے دین کا بانی بنے، کسی ایسے منصب پر جا بیٹھے کہ لوگ عقیدت سے اس کے گرد جمع ہوجائیں۔ انگریز کو اپنے کام کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں ایک اچھا ایجنٹ مل گیا اور اس کام کے لیے اسے آمادہ کیا گیا۔ مرزا خود اس کی خواہش رکھتا تھا، لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے یکدم نبوت کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ آہستہ آہستہ تدریجاً اس دعویٰ کی طرف بڑھا۔

عیسائی پادریوں اور آریہ سماج کے ہندوؤں سے بعض ناتمام مناظرے بھی کیے، اسی دوران بڑے دعوے اور چیلنج کے ساتھ اشتہار چھپوایا کہ وہ ایک بہت بڑی اور ضخیم تصنیف کا ارادہ رکھتے ہیں جو بیک وقت شائع نہیں ہوگی بلکہ ایک ایک کرکے اس کے اجزاء شائع ہوں گے اور اس کے پچاس حصے ہوں گے جن میں اسلام کی صداقت، قرآن کے اعجاز اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر عقلی دلائل پیش کیے جائیں گے، اس کتاب میں بیک وقت مسیحیت،

سناتن دھرم، آریہ سماج، برہمو سماج کی تردید ہوگی۔ اس کے لیے بڑے وسیع پیمانہ پر اشتہار دیے گئے اور یہ چیلنج بھی کیا گیا کہ اس کتاب کی کوئی نظیر پیش کی جائے یا کسی مذہب کے نمائندے اپنی صداقت کے لیے اتنے یا اس سے زائد دلائل پیش کریں۔

ظاہر ہے اس وقت مسلمان جو عیسائیت اور ہندومت کے زخم خوردہ تھے ان حالات میں اتنے بڑے پیمانہ پر اشتہار بازی اور خوبصورت عنوان اور موضوع کی وجہ سے مسلمانوں کا متوجہ ہونا ظاہر تھا چنانچہ مسلمانوں نے اس کے لیے پیشگی رقم بھی ادا کی اور بڑی شدت سے کتاب کا انتظار کیا جانے لگا کتاب کا نام ”براہین احمدیہ“ تھا اس کتاب کی اشاعت کا سلسلہ ۱۸۸۴ء تک جاری رہا، چوتھے حصہ پر یہ سلسلہ رک گیا پانچواں حصہ تصنیف کے پورے پچیس سال بعد ۱۹۰۵ء میں شائع ہوا اور اس کے بعد اس سلسلہ کے ختم کردینے کا یہ کہہ کر اعلان کردیا گیا کہ پانچ اور پچاس میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اور یوں پانچ سے پچاس کا وعدہ پورا ہوگیا، اس کتاب کی تصنیف سے قبل مرزا غلام احمد قادیانی ایک گمنامی کی زندگی بسر کر رہے تھے اور کتاب کی تصنیف سے ان کی ہر سو شہرت ہوگئی، اس کتاب میں انہوں نے اپنے آپ کو مجدد، خادم اسلام، مامور من اللہ اور ملہم من اللہ کے دعوے کیے، اس کے بعد ان کے دعووں کا سلسلہ جاری رہا اور محدث اور مہدی ہونے کے دعویٰ بھی کیے۔ ۱۸۹۰ء میں مثیل مسیح کا دعویٰ کیا اور اس کے بعد مسیح موعود کا دعویٰ کیا اور جب دیکھا کہ یہ دعوے ان کے ماننے والوں نے قبول کرلیے ہیں تو نبوت کا دعویٰ کردیا۔ لیکن شروع میں ظلی، بروزی کے غلاف میں یہ دعویٰ کیا اور بعد میں ان تمام تکلفات کو بالائے طاق رکھ کر نبی اور صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ کیا اور اس طرح انگریز نے جو چاہا تھا وہ مقصد پورا ہوا اور مرزا غلام احمد قادیانی نے اس کے لیے اپنا پارٹ بہت خوبی سے ادا کیا۔

چونکہ اس فتنہ قادیانیت کے نتیجہ میں مسلمانوں کی عقیدت کا مرکز تبدیل کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ کاٹ کر دوسرے سے جوڑنا اور امت کی وحدت کو پارہ پارہ کرنا اور اس کی مرکزیت کو ختم کرنا ہے اس لیے متحدہ ہندوستان کے علماء نے اس قادیانی فتنہ کو بہت تشویش ناک کی نگاہ سے دیکھا اور اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے کمربستہ ہوئے اور اپنے زبان و قلم کے ہتھیاروں سے اس فتنہ کی جڑ کاٹنے کی پوری پوری کوشش کی۔ ان مجاہدین اسلام میں مولانا

> **حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ، قادیانیوں کے عزائم سے باخبر تھے اس لیے ۱۹۴۹ء میں ملتان کی مسجد سراجاں میں اپنے رفقاء کے ساتھ ایک مشاورت کی اور ایک غیرسیاسی تبلیغی تنظیم ”مجلس تحفظ ختم نبوت“ کی بنیاد رکھی**

محمد حسین بٹالوی، مولانا محمد علی مونگیری، مولانا ثناء اللہ امرتسری، محدث العصر مولانا انور شاہ کشمیری رحمہم اللہ سرفہرست ہیں۔ لیکن ان میں بھی حضرت علامہ انور شاہ کشمیری ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس فتنہ کے خلاف کام کرنے کی قیادت و امامت آپ کو تفویض کی گئی ہے۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ گویا اس فتنہ کے خاتمہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور تھے، اس فتنے کے لیے وہ ہمیشہ بے چین و بے قرار رہتے ایک اضطراب اور دل میں درد تھا جو انہیں چین نہ لینے دیتا فرمایا کرتے تھے: ”جب یہ فتنہ کھڑا ہوا تو چھ ماہ تک مجھے نیند نہیں آئی اور یہ خطرہ لاحق ہوگیا کہ کہیں یہ فتنہ دین محمدی کے زوال کا باعث نہ بن جائے۔ مگر چھ ماہ کے بعد دل مطمئن ہوگیا کہ دین محمدی باقی رہے گا اور یہ فتنہ خود ختم ہوجائے گا۔“

حضرت امام العصر نے خود بھی اس موضوع پر گرانقدر کتابیں تصنیف کیں اور اپنے شاگردوں کو بھی اس کام میں لگایا جن میں مولانا بدر عالم میرٹھی، مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری، مولانا مناظر احسن گیلانی، مولانا محمد ادریس کاندھلوی، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا محمد یوسف بنوری، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا محمد منظور نعمانی رحمہم اللہ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

جدید طبقہ تک اپنی آواز پہنچانے کے لیے مولانا ظفر علی خان اور علامہ اقبال کو تیار و آمادہ کیا۔

امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ اپنے شاگردوں سے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور رد قادیانیت کے لیے کام کرنے کا عہد لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو شخص قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن شفاعت سے وابستہ ہونا چاہتا ہے وہ قادیانی درندوں سے ناموس رسالت کو بچائے۔

علماء امت جو انفرادی طور پر اپنے اپنے رنگ میں اس قادیانی فتنہ کا مقابلہ کررہے تھے مگر قادیانی فتنہ ایک جماعت کی شکل اختیار کرتا جارہا تھا اس لیے اس کے مقابلہ میں بھی جماعت کو تیار کرنے کی ضرورت تھی چنانچہ حضرت شاہ صاحب نے مجلس احرار کو اس طرف متوجہ کیا اور تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کا محاذ اس کے سپرد کیا۔ چنانچہ مجلس احرار نے باقاعدہ اس کے لیے مستقل شعبہ تبلیغ قائم کیا اور اس کے تحت فتنہ قادیانیت کے مقابلے کے لیے اپنی تمام تر کوششیں اور صلاحیتیں صرف کردیں۔ مجلس احرار نے ۲۰، ۲۱، ۲۲

۲۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو قادیان میں تبلیغ کانفرنس کا اعلان کردیا جس سے قادیان میں صف ماتم بچھ گئی۔ بہر حال احرار کے سرفروشوں نے قادیانیت کا خوب پوسٹ مارٹم کیا اور پورے ملک میں اپنے جوش خطابت سے مرزائیت کے لیے نفرت پیدا کردی اور ان سرفروشوں نے اپنے شعلۂ خطابت سے قادیانی نبوت کے خرمن کو پھونک ڈالا۔

قادیانی فتنہ ہندوستان کے قصبہ قادیان میں پیدا ہوا وہاں اس نے پر پُرزے نکالے اور انگریز کے سائے میں یہ فتنہ پروان چڑھتا رہا۔ پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد مرزا غلام احمد کا بیٹا مرزا محمود قادیان سے فرار ہوا اور پاکستان آکر دجل وتلبیس کا نیا دارالکفر قائم کیا۔ پنجاب کے پہلے انگریز گورنر موڈی کے حکم پر چنیوٹ کے قریب قادیانیوں کو لب دریا ایک ہزار چونتیس ایکڑ زمین عطیہ کے طور الاٹ کی گئی، فی مرلہ ایک آنہ کے حساب سے، صرف رجسٹری کے کل اخراجات =/۳۴۰۰۰۱ روپے وصول کیے گئے۔ اور وہاں ربوہ کے نام سے اپنا اڈہ قائم کرکے ایک نئے قادیان کی بنیاد رکھی، سوءِ اتفاق کہ پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ ظفر اللہ خان قادیانی تھا، اس لیے پاکستان کی اس وقت کی حکومت میں ان کا گہرا اثر رسوخ تھا۔ ملک کے کلیدی عہدوں پر ان کا قبضہ تھا، فوج میں بھی ان کا اثر ورسوخ تھا، اس لیے قادیانیوں کو دھوکہ تھا کہ پاکستان میں اپنی جھوٹی نبوت کا جعلی سکہ خوب آسانی سے چلا سکیں گے۔

ادھر احرار اسلام کا قافلہ تقسیم ملک کی وجہ سے لٹ چکا تھا، تنظیم اور تنظیمی وسائل کا فقدان تھا، سب سے بڑھ کر یہ کہ احرار اسلام کے زعما حکومت وقت کے دربار میں معتوب تھے، اس لیے قادیانی اس ملک میں دندناتے پھرتے تھے۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ، قادیانیوں کے عزائم سے باخبر تھے اس لیے ۱۹۴۹ء میں ملتان کی مسجد سراجاں میں اپنے رفقاء کے ساتھ ایک مشاورت کی اور ایک غیر سیاسی تبلیغی تنظیم ”مجلس تحفظ ختم نبوت“ کی بنیاد رکھی۔ اسی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تمام مکتبہ ہائے فکر کے رہنماؤں کو وقت کی نزاکت کا احساس دلایا اور قادیانی فتنہ کے خلاف ایک ایک کے دروازے پر دستک دی اور یوں تمام فرقے تحفظ ختم نبوت کے اسٹیج پر جمع ہوگئے اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت وجود میں آئی، ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت چلی۔ اس تحریک کو بڑی شدت کے ساتھ کچل دیا گیا مگر اس تحریک نے قادیانیوں کے بارے میں عوام کا شعور بیدار کردیا اور قادیانیوں کے خلاف فضا پیدا کردی۔

حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو مجلس تحفظ ختم نبوت کا پہلا امیر منتخب کیا گیا، ۲۱/ اگست ۱۹۶۱ء کو حضرت امیر شریعت کا وصال ہوا آپ کے وصال کے بعد حضرت قاضی احسان احمد شجاع آبادی امیر دوم، مولانا محمد علی جالندھری امیر سوم، مولانا لال حسین اختر امیر چہارم منتخب ہوئے۔ مولانا لال حسین اختر کی وفات کے بعد مولانا محمد حیات کو عارضی طور پر یہ منصب تفویض ہوا۔ اس کے بعد ۱۹/ اپریل ۱۹۷۴ء کو محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو مجلس تحفظ ختم نبوت کی مسند امارت پر بٹھایا گیا۔ آپ کے دور امارت ۱۹۷۴ء کی عظیم الشان تحریک ختم نبوت چلی جس کے نتیجے میں قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر آئین میں ترمیم کرکے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

۱۷/ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا اور قطب الاقطاب شیخ المشائخ، خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ نے زمام قیادت سنبھالی۔ آپ کے دور میں مجلس تحفظ ختم نبوت نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی حیثیت حاصل کرلی اور پورے عالم میں مجلس تحفظ ختم نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کام کیا۔

۱۹۸۴ء میں آپ نے بار پھر تحریک کو منظم کیا جس کے نتیجے میں امتناع قادیانیت آرڈیننس منظور ہوا، جس کی رو سے قادیانیوں کے لیے اپنے آپ کو مسلمان کہنا یا کہلوانا، اذان دینا، اپنی عبادت گاہ کو مسجد قرار دینا، کلمہ طیبہ کا بیج لگانا، مرزا غلام احمد کو نبی کہنا، اس کے ساتھیوں کو صحابی اور اس کی بیویوں کے لیے امہات المؤمنین وغیرہ کے الفاظ استعمال کرنا قابل تعزیر جرم قرار دیا گیا۔

اس دوران حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، حضرت سید نفیس شاہ الحسینی نائب ہونے کی حیثیت سے حضرت شیخ المشائخ کی معاونت کرتے رہے۔ حضرت خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد حضرت شیخ المشائخ حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ بحیثیت امیر اور ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر اور صاحب زادہ مولانا عزیز احمد صاحب نائب امیر کی حیثیت سے جماعت کے کام کو بڑھاتے رہے۔

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد محدث العصر حضرت علامہ محمد یوسف بنوریؒ کے جانشین حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کی امارت اور ولی کامل حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ العالی اور ولی ابن ولی صاحب زادہ مولانا عزیز احمد کی نائب امارت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا سفر جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان اکابر کا سایہ صحت وعافیت کے ساتھ ہمارے سروں پر قائم ودائم رکھے۔

☆☆..................☆☆

۳۵ویں سالانہ دوروزہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

☆... تحفظ ختم نبوت اور دفاع ناموس رسالت کا مقدس مشن قیامت تک جاری رہے گا: مولانا پیر حافظ ناصر الدین خان خاکوانی مدظلہ

☆... افواجِ پاکستان ملک کی جغرافیائی سرحدوں اور دینی مدارس نظریاتی سرحدوں کی حفاظت پر مامور ہیں: مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ

☆... قادیانی عناصر اب بھی چناب نگر پریس سے گستاخانہ لٹریچر اور فولڈر پرنٹ کر رہے ہیں: مولانا اللہ وسایا مدظلہ

☆... ایمان کے تحفظ کا آزمودہ نسخہ صلحا اور اہلِ حق سے روحانی واصلاحی تعلق جوڑنا ہے: مولانا قاری محمد حنیف جالندھری

تفصیلی رپورٹ: مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد وسیم اسلم داؤد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۷، ۲۸/اکتوبر ۲۰۱۶ء بروز جمعرات، جمعہ مرکز ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں منعقدہ آل پاکستان سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے شرکاء اور مقررین نے کہا ہے کہ قادیانی اقلیت کے گستاخانہ لٹریچر، توہین آمیز کتابوں اور شرانگیز رسائل کو کھلی چھٹی دینا اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی پر قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو نیشنل ایکشن پلان کا حصہ نہ بنانا بدترین قادیانیت نوازی ہے۔ لادین عناصر اور قادیانی این جی اوز کے زہریلے پروپیگنڈے کی بنیاد پر کسی گستاخ رسول کو تختہ دار پر نہ لٹکانا ملکی آئین کے نفاذ سے انحراف اور غداری کے مترادف ہے۔ قانون توہین رسالت اور قادیانیوں کے متعلق آئینی ترامیم کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا۔ دینی مدارس، علماء کرام اور اسلامی تحریکوں کے خلاف ارباب اقتدار کا نفرت انگیز رویہ اور امتیازی سلوک پر مبنی اقدامات، انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور قادیانی ایجنڈے کو پروان چڑھانا ہے۔ اسلامی ممالک میں شیعہ سنی اختلاف کو فسادات کی شکل دے کر اسلامی ملکوں کے قدرتی و معدنی وسائل پر غاصبانہ قبضے کی سامراجی سازشوں کا ادراک کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا ۱۹۷۳ء کا آئین اور ملک بھر کی مذہبی جماعتیں ملک کو سیکولر سٹیٹ بنانے کے ایجنڈے کے خلاف مزاحمتی کردار ادا کرتی رہیں گی۔ بیرون ممالک میں عقیدہ ختم نبوت کے فروغ اور فتنہ قادیانیت کے حق پروپیگنڈا کے خاتمہ کے لئے سرکاری سطح پر انتظامات کیے جائیں۔

کانفرنس کی افتتاحی نشست کی صدارت صاحبزادہ مولانا خواجہ عزیز احمد، مولانا پیر حافظ ناصر الدین خاکوانی، صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد نے کی جبکہ کانفرنس سے مفکر ختم نبوت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا مفتی محمد حسن صاحب لاہور، مولانا اللہ وسایا، جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا محمد امجد خان، مولانا عبدالقیوم حقانی، مولانا عظمت اللہ بنوں، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا غلام حسین، مولانا عزیز الرحمان ثانی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا محمد اقبال، مولانا محمد یونس آزاد، مولانا محمد خبیب، مولانا عبدالنعیم رحمانی، مولانا مختار احمد، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا حافظ محمد انس، مولانا قاضی عبدالخالق، مولانا عبدالرشید غازی، مولانا محمد رضوان قاسمی، مولانا محمد ایوب خان ڈسکہ، مولانا جمیل احمد بندھانی، ڈاکٹر سیف الرحمن، مولانا عبدالسلام قریشی، قاری عبدالرشید، قاری محمد انور انفر، مولانا عبداللطیف اشرفی، حافظ مبشر محمود فیصل آباد، مولانا راشد مدنی ٹنڈو آدم، حافظ محمد مہتاب، فیصل بلال گیلانی، حافظ محمد شریف مچن آبادی سمیت متعدد مقتدر شخصیات نے شرکت وخطاب کیا۔

مقررین نے کہا کہ آزاد کشمیر، اور گلگت بلتستان کے علاقہ جات میں قادیانی گروہ فلاحی کاموں کی آڑ میں ارتداد پھیلا کر نوجوان نسل کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی مذموم سازشوں میں مصروف ہے۔ حکومت قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو کنٹرول کرے۔ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا دفاع کرنے والے قدرت کی طرف سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی خدمت پر مامور ہیں۔ اور قیامت کے دن سب سے زیادہ قربت اور بلندی درجات انہیں نصیب ہوں گے۔ علماء کرام اور تمام مسلمانوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ قادیانیوں کی اسلام و ملک دشمن سرگرمیوں کو طشت ازبام کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔

مولانا پیر حافظ ناصر الدین خان خاکوانی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، صحابہ کرامؓ اور اہلبیتؓ کی عظمت اور امت مسلمہ کی وحدت عقیدہ ختم نبوت میں مضمر ہے۔ تحفظ ختم نبوت اور دفاع ناموس رسالت کا مقدس مشن قیامت تک جاری وساری رہے گا۔

مولانا محمد امجد خان نے کہا کہ قادیانی ملک و ملت کے غدار اور صیہونی وسامراجی طاقتوں کے گماشتے اور اسرائیل کے ایجنٹ ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے پاکستان میں رہتے ہوئے بھی وطن عزیز

آل پاکستان سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی جھلکیاں

☆...... کانفرنس کا باقاعدہ آغاز ساڑھے نو بجے قرآن کریم کی تلاوت، نعت رسول مقبول اور نغمات ختم نبوت سے ہوا۔ خانقاہ سراجیہ کندیاں کے سجادہ نشین مولانا صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد نے اپنی دعا سے کانفرنس کا آغاز کیا۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اپنے افتتاحی خطاب میں کانفرنس کے اغراض ومقاصد بیان کیے اور ملک کے طول وعرض سے آئے ہوئے کارکنوں کی آمد پر خیر مقدمی کلمات ارشاد فرمائے۔

☆...... کانفرنس شروع ہونے سے ایک یوم قبل کارکنوں کے قافلوں کی آمد شروع ہوگئی جو رات گئے تک جاری رہی۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی جنرل سیکرٹری، مفکر ختم نبوت مولانا عزیز الرحمن جالندھری اپنی پیرانہ سالی کے باوجود بالغ نظری اور خداداد قائدانہ صلاحیتوں سے کانفرنس کے داخلی اور خارجی معاملات وانتظامات کی سرپرستی ونگرانی فرماتے رہے۔

☆...... کانفرنس کا پنڈال رنگ برنگے خوبصورت بینروں سے روح پرور منظر پیش کررہا تھا۔ بینروں پر عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، ناموس رسالت کے تحفظ پر مبنی عبارات اور پیغامات درج تھے۔ حکومت سے قادیانی گروہ کے متعلق مطالبات بھی بینروں پر درج تھے۔

☆...... کانفرنس کا وسیع وعریض پنڈال نعرۂ تکبیر اور ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونجتا رہا۔

☆...... کانفرنس کے داخلی راستوں پر خوش آمدید کے بینرز آویزاں کیے گئے تھے۔ استقبالیہ کمیٹی اور ان کے رفقاء علماء کرام اور مشائخ عظام کو مکمل عقیدت واحترام کے ساتھ اسٹیج پر لاتے رہے۔

☆...... سابقہ روایات کے پیش نظر امسال بھی کالعدم تنظیموں، فورتھ شیڈول اور ضلع بندی کے تمام افراد اس کانفرنس میں شریک نہیں تھے۔

☆...... شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا اپنی استقبالیہ ٹیم کے ساتھ مندوبین مدعوین اور خطباء وشرکاء کے لئے پلکیں بچھائے ہوئے تھے جب کہ فوڈ اینڈ واٹر سپلائی کے شعبہ جات کی نگرانی مولانا محمد اسحاق ساقی کررہے تھے۔

☆...... کانفرنس کی نقابت ونظامت کے امور مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد قاسم رحمانی اور مولانا محمد علی صدیقی کے سپرد تھے۔ جو دل نشین انداز میں اسٹیج سے مقررین کو دعوت خطاب دیتے رہے۔

☆...... ملک کے مختلف گوشوں سے آئے ہوئے لاکھوں شرکاء پنڈال میں ''فرما گئے یہ ہادی...... لانبی بعدی، خاتم الانبیاء...... مصطفیٰ مصطفیٰ اور بخاری تیرا قافلہ...... رواں دواں رواں دواں'' کے نعرے بلند کرتے رہے۔

☆...... مولانا عبدالنعیم رحمانی مقررین کی تقاریر کے اقتباسات میڈیا روم پہنچاتے رہے اور مولانا عبدالحکیم نعمانی میڈیا سیکشن سے صحافیوں کو کانفرنس کی لحہ بہ لحہ کاروائی پر بریفنگ دیتے رہے۔

☆...... کانفرنس میں پولیس ٹریننگ سینٹر کوئٹہ پر دہشت گردوں کے بزدلانہ حملے کی شدید مذمت ہوتی رہی۔ شہداء اور لواحقین کے ساتھ ہمدردی کا اظہار بھی ہوتا رہا۔

☆...... چنیوٹ، سرگودھا، جھنگ، فیصل آباد اور چناب نگر کے قرب وجوار سے مجاہدین ختم نبوت موٹرسائیکل ریلیوں اور قافلوں کی صورت میں شریک ہوئے۔

☆...... کانفرنس کے اسٹیج پر تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور دینی جماعتوں کے قائدین ایک دوسرے سے بغل گیر ہوتے رہے۔ جس سے اسٹیج اتحاد امت کا مثالی منظر پیش کررہا تھا۔

☆...... کانفرنس میں ختم نبوت خط وکتابت کورس اسلام آباد کا بھاری بھرکم وفد بھی شامل ہوا۔

☆...... کانفرنس میں استقبالیہ، میڈیا روم، فری ڈسپنسری، ساؤنڈ اور لائٹنگ سسٹم، پارکنگ، انفارمیشن سینٹر، کنٹرول روم، گیسٹ ہاؤس، فوڈ اینڈ واٹر سپلائی اور ٹریفک پلان جیسے بیسیوں شعبوں کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔

☆...... کانفرنس کے پنڈال کے شرکاء میں دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث مکاتب فکر کے لوگ اور ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد شریک تھے۔

☆...... کانفرنس میں سیکورٹی کے خوبصورت انتظامات دیکھنے میں آئے۔ کانفرنس انتظامیہ اور ضلعی حکومتی سیکورٹی کے ذمہ داران اپنے اپنے مقرر کردہ پوائنٹس پر چاک وچوبند نظر آئے۔

کے ایٹمی راز چوری کر کے مغربی آقاؤں کی نمک حلالی اور انگریز سے وفاداری کا حق ادا کیا۔ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ سکہ بند قادیانی عناصر خود کو آئین کا پابند اور اقلیت تسلیم کرنے کی بجائے اب بھی چناب نگر پریس سے گستاخانہ لٹریچر اور فولڈر پرنٹ کر رہے ہیں۔ قادیانی جرائد اور رسائل میں غیر قانونی طور اسلامی شعائر اور مسلمانوں کی مذہبی اصطلاحات استعمال کر کے آئین پاکستان کی واضح خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ جس سے مسلمانوں کے

☆...... بعد نماز عصر سوال و جواب کی نشست ہوئی مہمان خصوصی شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا تھے جو شرکاء کے تحریری سوالات کے جوابات دیتے رہے۔

☆...... بعد نماز مغرب مولانا میاں محمد اجمل قادری، مولانا قاضی زاہد الحسینی نے مجلس ذکر اور بیان کیا۔ مولانا عبدالرؤف چشتی نے ختم نبوت کے موضوع پر مسحور کن خطاب کیا۔

☆...... کانفرنس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے حکومت خیبر پختون خواہ ٹیکسٹ بک بورڈ میں پہلی کلاس سے لے کر انٹر تک ختم نبوت کے عنوان پر مضامین شامل کرنے کا خیر مقدم کیا۔

☆...... قاری محمد حنیف جالندھری صاحب کو ختم نبوت زندہ باد کے نعروں کی گونج میں اسٹیج پر لایا گیا۔

☆...... کانفرنس کے چاروں اطراف کو پولیس اہلکاروں اور انٹیلی جنس حکام نے اپنے گھیرے میں لیا ہوا تھا جب کہ سادہ کپڑوں میں ملبوس پولیس اہلکار بکثرت موجود تھے۔

☆...... کانفرنس میں گزشتہ سالوں کی نسبت امسال بکثرت حاضری رہی۔ پنڈال میں ہجوم زیادہ ہونے پر اکثر شرکاء کو کھڑے ہو کر کانفرنس سماعت کرنا پڑی۔

☆...... ۲۸/اکتوبر کی صبح کو شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور نے منفرد اور ممتاز انداز میں درس قرآن ارشاد فرمایا جو کہ سامعین نے ہمہ تن گوش ہو کر سماعت کیا۔

☆...... سیکورٹی پلان کے انچارج جناب عبدالرؤف روفی آف مانسہرہ اور دارالقرآن فیصل آباد کے حضرت مولانا غلام فرید تھے۔

☆...... مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے پشتو زبان میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر مسحور کن بیان کیا جو کہ سامعین نے بہت پسند کیا اور شرکاء سے خوب داد تحسین وصول کی۔

☆...... کانفرنس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فضیلت کے علاوہ عقیدہ توحید، عظمت صحابہؓ، اہل بیتؓ اور حیات عیسیٰ علیہ السلام، سیدنا مہدی علیہ الرضوان، اصلاح معاشرہ اور استحکام پاکستان کے موضوعات پر بھی خطابات ہوتے رہے۔ بعض مقررین ملک کی موجودہ صورت حال پر بھی گفتگو کرتے رہے۔

☆...... کانفرنس میں شہدائے ختم نبوت کے جرأت مندانہ کردار کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور تحریک ختم نبوت میں شامل تمام مکاتب فکر کے علماء کا تذکرہ خیر بھی ہوتا رہا۔

☆...... کانفرنس میں مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے حفاظ اور متخصصین حضرات کی دستار بندی بھی عمل میں لائی گئی۔

☆...... کانفرنس میں احمد نگر کے رہائشی محمد ظفر اللہ ولد اکرام احمد نے قادیانیت سے تائب ہو کر نائب امیر مرکزیہ مولانا پیر حافظ ناصر الدین خاکوانی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

☆...... کانفرنس کے پنڈال میں خطبہ جمعہ اور نماز کے فرائض وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے سر انجام دیئے۔ جبکہ جامع مسجد ختم نبوت میں مولانا غلام رسول دین پوری نے خطبہ جمعہ و نماز جمعہ پڑھائی۔

☆...... بجلی بحران کے باعث کانفرنس کے منتظمین نے متعدد پاور فل جنریٹروں کا انتظام کیا ہوا تھا۔ جو کہ آفتاب نیمروز کا کام دیتے رہے۔

☆...... کانفرنس کی مکمل کاروائی انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پر بھی نشر ہوتی رہی۔

☆...... منتظمین نے شرکاء کانفرنس کے لئے خوراک، رہائشی کمروں، رہائشی کوارٹروں، چھولداریوں اور معلومات عامہ کے لئے تجربہ کارنیوں کی خدمات حاصل کر رکھی تھیں۔ پنڈال سے چند میٹر کے فاصلے پر بنوری پارک میں خورد و نوش کا وسیع انتظام موجود تھا۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائم کردہ بک اسٹال سے شرکاء ''قادیانی شبہات کے جوابات، تحریک ختم نبوت منزل بہ منزل اور ائمہ تلبیس'' کے علاوہ رد قادیانیت کے موضوع پر مجلس کی جدید تصانیف ذوق و شوق سے خریدتے رہے۔

☆...... کانفرنس ہال کے باہر سجائی ہوئی مارکیٹوں میں اسلامی کتب، ٹوپیوں، تسبیحات اور عطریات کی خریداری عروج پر رہی۔

☆...... شرکاء کانفرنس سے مولانا قاضی احسان احمد نے متعدد قراردادیں منظور کروائیں۔

☆...... ماہنامہ لولاک ملتان اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے سالانہ خریدار بننے کے لئے شرکاء کانفرنس قائم کردہ دفتر میں سالانہ رقوم جمع کرواتے رہے۔

☆...... کانفرنس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے حوالہ سے ذوالفقار علی بھٹو مرحوم اور امتناع قادیانیت ایکٹ کے نفاذ کے حوالہ سے صدر ضیاء الحق مرحوم کا تذکرہ خیر بھی ہوتا رہا۔

مذہبی جذبات مجروح ہو رہے ہیں۔

مولانا عبدالقیوم حقانی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت پر ایمان لانے کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و نزول پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ مرزا قادیانی کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ شعبدہ بازی اور جھوٹ کا پلندہ ہے۔ جس کا حقیقت اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ علامہ اقبال نے سب سے پہلے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا اور ان کو ملک وملت کے غدار اور مرزا قادیانی کی فرضی نبوت کو اپنی شاعری میں برگ حشیش سے تعبیر کیا۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ صرف مولویوں کا نہیں دنیا بھر کے تمام مسلمان، قادیانیوں کو غیر مسلم یقین کرتے ہیں۔ دنیا کی کسی ایک عدالت کا فیصلہ قادیانی گروہ تا حال اپنے حق میں پیش نہیں کر سکتا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ امت کے اجتماعی مسائل کو پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا پر بازیچہ اطفال بنا کر اپنی ہوس کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ بیورو کریسی اور اسٹیبلشمنٹ میں گھسے ہوئے قادیانی اور سیکولر لابیاں، عقیدہ ختم نبوت کو فرقہ واریت سے تعبیر کرنے کے گھناؤنے عمل میں مصروف ہیں۔

مولانا غلام حسین نے کہا کہ ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت امت مسلمہ کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے اسے متنازعہ بنانے والوں کی سازشوں کو ناکام بنانا ہوگا۔ مولانا محمد ایوب ڈسکہ نے کہا کہ گستاخان رسول کو سپورٹ کرنے والے دنیا و آخرت میں ذلیل ہوں گے۔ قادیانیت نوازی ان کے لئے وبال جان ثابت ہوگی۔

مولانا عزیز الرحمن ثانی نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت کو متنازعہ بنانے والے اور فرقہ واریت سے تعبیر کرنے والے منکرین ختم نبوت کو کندھا فراہم کر رہے

قادیانی ملک وملت کے غدار اور صیہونی وسامراجی طاقتوں کے گماشتے اور اسرائیل کے ایجنٹ ہیں: مولانا محمد امجد خان

ہیں۔ مولانا محمد اسحاق ساقی نے کہا کہ ہم اکابرین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے عدم تشدد کی پالیسیوں کو اپناتے ہوئے شب و روز قادیانیوں کی ہدایت کے لئے دعاؤں کا اہتمام کرتے ہیں۔

مولانا راشد مدنی نے کہا کہ نامساعد حالات اور محدود وسائل کے باوجود بھی عالمی مجلس تحفظ ختم

اسلام دشمن قوتیں توحید و سنت کے پروانوں کو منتشر کرنے کی سازشیں کر رہی ہے۔ ہمارے عقائد تہذیب اور ہمارے تعلیمی اداروں کو اغیار کے تابع کیا جارہا ہے: جناب لیاقت بلوچ

نبوت نے اندرون و بیرون ملک میں ہر فورم پر قادیانیوں کو ذلت آمیز شکست سے دوچار کیا۔

مولانا محمد وسیم اسلم داؤد نے کہا کہ سول اور فوج کے تمام عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹائے بغیر ملک کو امن کا گہوارہ نہیں بنایا جا سکتا۔ کیونکہ اسلامیان پاکستان کو قادیانیوں کی حب الوطنی پر شدید تحفظات ہیں۔ مولانا عبدالنعیم رحمانی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت میں وحدت امت کا راز پنہاں ہے۔ علماء لدھیانہ نے مرزا قادیانی کی اسلام کش تحریروں کی بنا پر سب سے پہلے مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ صادر کیا۔

کانفرنس میں سانحہ کوئٹہ کے شہدا اور زخمیوں سے اظہار افسوس کیا گیا اور شہداء کے لئے دعا مغفرت بھی کی گئی۔ کانفرنس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام، ملکی استحکام اور عقیدہ ظہور مہدی سمیت مختلف موضوعات پر بیانات ہوئے۔

مزید برآں کانفرنس کی مختلف نشستوں سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ آسیہ ملعونہ کو سزا موت دینے میں تاخیری حربے مسلمانوں کو اشتعال دلانے کے مترادف ہیں۔ آپریشن ضرب عضب کی آڑ میں دینی تعلیمات و اسلامی اقدار اور علماء کرام کو دیوار سے لگانے کی سازشیں امت مسلمہ کے لئے لمحہ فکریہ ہیں۔ امتناع قادیانیت ایکٹ کی روشنی میں قادیانیوں کو اسلامی شعائر، کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کے استعمال سے منع کیا جائے۔

مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملک بھر کے تعلیمی اداروں کے داخلہ فارم میں تحفظ ختم نبوت کا حلف نامہ شامل کیا جائے۔ سول اور فوج کے تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے اور قادیانی تخریب کار ادارے اور عسکریت پسند تنظیمیں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور تنظیم اطفال الاحمدیہ پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔

کانفرنس کی مختلف نشستوں کی صدارت نائب مرکزی امیر پیر حافظ ناصر الدین خان خاکوانی، خانقاہ

سراجیہ کے سجادہ نشین صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد، ٹیکسلا، مولانا سید جاوید حسین شاہ فیصل آباد نے کی۔ جب کہ کانفرنس سے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، جماعت اسلامی کے مرکزی جنرل سیکرٹری لیاقت بلوچ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا سعید اسکندر، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا مفتی راشد مدنی، مجلس احرار اسلام کے امیر مرکزیہ ابن امیر شریعت مولانا پیر سید عطاء المہیمن شاہ بخاری، خانقاہ گولڑہ شریف سے شیخ عبدالحمید چشتی، جمعیت اہلحدیث کے انجینئر ابتسام الٰہی ظہیر، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا زبیر احمد ظہیر کے علاوہ جمعیت علماء اسلام کے مفتی محمد مظہر اسعدی، صاحبزادہ مولانا محمد زکریا شاہ، پشاور کے ممتاز عالم دین مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، مولانا قاضی ظہور حسین اظہر، بادشاہی مسجد لاہور کے خطیب مولانا عبدالخبیر آزاد، بریلوی مکتب فکر کے مولانا سید سیف اللہ شاہ کے علاوہ قاری محمد عثمان مالکی، سید سلمان گیلانی سمیت متعدد مذہبی رہنماؤں نے خطاب کیا۔

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ مرزا قادیانی کی کتابیں کذب و افتراء، تحریف و الحاد اور تضادات کا مجموعہ ہیں۔ مرزا قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے نارمل اور شریف انسان ثابت نہیں ہوتا۔ عقیدہ ختم نبوت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ ایمان کے تحفظ کا آزمودہ نسخہ صلحاء اور اہل حق سے روحانی و اصلاحی تعلق جوڑنا ہے۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانا مجاہدین ختم نبوت اور اراکین پارلیمنٹ کا تاریخی کارنامہ ہے ملکی سلامتی واستحکام کے لئے ضروری ہے کہ دوہری شہریت اور گرین کارڈ کے حامل قادیانی افراد پر کڑی نظر رکھی جائے۔

جناب لیاقت بلوچ نے کہا کہ ہمارے تمام عقائد و اعمال کی بنیاد ختم نبوت کا عقیدہ ہے۔ ہم

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کا فیصلہ صرف علماء کرام اور مفتیان عظام کا نہیں تھا بلکہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی سیشن کورٹوں، ہائیکورٹوں، سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت سے لے کر کینیا، رابطہ عالم اسلامی، انڈونیشیا اور جنوبی افریقہ کی عدالتوں نے بھی قادیانیوں کے کفر وارتداد پر مہر تصدیق ثبت کی ہے: مولانا ابتسام الٰہی ظہیر

قرآن سنت اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ناموس رسالت پر جان دینے کو سعادت دارین یقین کرتے ہیں۔ اسلام دشمن قوتیں توحید وسنت کے پروانوں کو منتشر کرنے کی سازشیں کررہی ہے۔ ہمارے عقائد تہذیب اور ہمارے تعلیمی اداروں کو اغیار کے تابع کیا جارہا ہے۔ ممتاز قادری کو پھانسی دینے کا حکومتی فیصلہ

معروضی حالات کے پیش نظر ہمیں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کا اور خطرناک عزائم کا ادراک کرنا ہوگا: مولانا سیف اللہ شاہ قادری

امت مسلمہ کے جذبات کے خلاف تھا۔ حکمران مغربی آقاؤں کی خوش نودی کے لئے آسیہ ملعونہ کی پھانسی میں لیت ولعل سے کام لے رہے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری اور مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ علماء کرام اور اسلامیان پاکستان تحفظ ختم نبوت اور دفاع ناموس رسالت کے مقدس مشن کی آبیاری کو دنیا و آخرت کی سب سے بڑی کامیابی سمجھتے ہیں۔

آج پوری قوم افواج پاکستان کی قومی و ملی خدمات کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ افواج پاکستان ملک کی جغرافیائی سرحدوں کی چوکیداری کررہی ہیں اور دینی مدارس، ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت پر مامور ہیں۔

مولانا ابتسام الٰہی ظہیر نے کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کا فیصلہ صرف علماء کرام اور مفتیان عظام کا نہیں تھا بلکہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی سیشن کورٹوں، ہائیکورٹوں، سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت سے لے کر کینیا، رابطہ عالم اسلامی، انڈونیشیا اور جنوبی افریقہ کی عدالتوں نے بھی قادیانیوں کے کفر وارتداد پر مہر تصدیق ثبت کی ہے پوری دنیا میں پاکستان کو بدنام کرنے کے عوض قادیانیوں کو ڈالر اور پونڈ ملتے ہیں فرضی رپورٹوں کے بدلے یورپی ممالک کے ویزوں کی قادیانیوں کے لئے انعامی اسکیم نکلی ہوئی ہے۔

مولانا عبدالخبیر آزاد نے کہا کہ قادیانی بیورو کریٹس ملک کے اسلامی و نظریاتی تشخص کو ختم کرکے سیکولر اسٹیٹ بنانے کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں، قانون تحفظ ناموس رسالت ختم کرنے کی سازشیں کی جاری ہیں۔

بریلوی مکتب فکر کے مولانا سیف اللہ شاہ قادری نے کہا کہ معروضی حالات کے پیش نظر ہمیں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کا اور خطرناک عزائم کا ادراک کرنا ہوگا۔ پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کی بدولت دین کے تمام

شعبے مکمل طور پر میسر آئے، ایمانیات، عبادات، اخلاقیات، معاملات اور معاشرے کے تمام سلسلے کی عمارت عقیدہ ختم نبوت پر قائم ہے۔ ختم نبوت پر ایمان کے بغیر کوئی عبادت بھی بارگاہ ایزدی میں درجہ قبولیت کو نہیں پہنچتی۔

مولانا قاضی ظہور حسین اظہر نے کہا کہ قادیانی دجل وفریب کے ذریعے ختم نبوت کے معانی و مطالب میں تحریف وتکذیب کرکے نوخیز نسل کو گمراہ کر رہے ہیں۔ مرزا قادیانی اپنے مخالفین کو زندگی بھر گالیاں دیتا رہا۔

سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ پارلیمنٹ میں متفقہ طور پر قادیانی کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا، ہم اپنی جانوں پر کھیل کر اسلام اور پاکستان کا تحفظ کریں گے۔ قادیانیوں کے اکھنڈ بھارت کے نظریات کے دستاویزی ثبوت ریکارڈ پر ہیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مشترکہ پلیٹ فارم پاکستان کے استحکام اور سلامتی کی ضمانت دیتا ہے۔ مولانا زبیر احمد ظہیر نے کہا کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے جس میں اسلامی نظام کے نفاذ کے بغیر لوٹ مار اور کرپشن کا خاتمہ نہیں ہوسکتا۔ ہم ۱۹۷۳ء کے آئین کے دفاع کی جنگ لڑ کے ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کر رہے ہیں۔ مولانا محمد سعید اسکندر نے کہا کہ میڈیا اسلام مخالف قوتوں کو اہمیت دیتا ہے اور دینی جماعتوں کے مذہبی اور غیر متنازعہ پروگراموں کی لائیو کوریج کرنے میں جانبداری کا مظاہرہ کر رہا ہے پاکستان کی تاریخ میں سب سے پہلے قادیانیوں نے آئین کی خلاف ورزی کی اور آئین کا عالمی سطح پر مذاق اڑایا۔ قادیانی میڈیا عالمی سطح پر ویزوں کے حصول کے لئے اسلام اور پاکستان کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا کر رہا ہے۔

مولانا مفتی خالد محمود کراچی نے کہا کہ ختم نبوت کی پاسبانی کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں کا نزول ہوتا ہے ختم نبوت اور اعمال صالحہ ایسے چراغ ہیں کہ جن کی بدولت قیامت تک اسلام کی شان وشوکت باقی رہے گی۔ مولانا مفتی محمد راشد مدنی

قادیانی دجل وفریب کے ذریعے ختم نبوت کے معانی و مطالب میں تحریف وتکذیب کرکے نوخیز نسل کو گمراہ کررہے ہیں: مولانا قاضی ظہور حسین اظہر

نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان سے آمد ثانی کا مسئلہ بھی ضروریات دین میں شامل ہے۔ مرزا قادیانی کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ جھوٹ کا پلندہ اور دروغ گوئی پر مبنی ہے۔

مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے کہا کہ عقیدہ توحید اور ناموس صحابہ کرام واہل بیت کا دفاع کرنا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مشترکہ پلیٹ فارم پاکستان کے استحکام اور سلامتی کی ضمانت دیتا ہے: سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری

گویا ان نبوت کا دفاع کرنا ہے عقیدہ توحید کا تحفظ بھی عقیدہ ختم نبوت میں مضمر ہے عقائد کے بغیر اعمال رائیگاں ہیں۔ اسلام کے پانچ ارکان اور تمام اسلامی علوم ومعارف کا تعلق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال اور افعال سے ہے لیکن تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے مسئلے کا تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے۔

مولانا غلام مصطفیٰ نے کہا کہ مرزا قادیانی کی کتابیں کذب بیانی اور تضادات سے بھری پڑی ہیں مرزا قادیانی کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے۔ مولانا محمود الحسن کشمیری نے کہا کہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ میرے بعد تیس دجال اور کذاب نبوت کا دعویٰ کریں گے ان کا یقین نہ کرنا میں تمام نبیوں میں سے آخری نبی ہوں۔ میرے بعد جدید نبوت ممنوع ومنقطع ہے۔

قبل ازیں کانفرنس کی مختلف نشستوں سے مولانا محمد عابد، مولانا عبدالمجید فاروقی، مولانا قاضی زاہد الحسینی، میاں محمد اجمل قادری، مولانا عبدالرؤف چشتی، سید محمد کفیل شاہ بخاری، مولانا محمود الحسن کشمیری، مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندی، مولانا توصیف احمد، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا عبدالرزاق مجاہد، مفتی محمد خالد میر، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا رضوان عزیز، مولانا نور محمد ہزاروی، مفتی طاہر مسعود، قاری جمیل الرحمان اختر، مولانا علیم الدین شاکر، صاحبزادہ مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا محمد حمزہ لقمان، مولانا محمد خالد عابد، مولانا محمد عابد کمال، مولانا محمد قاسم سیوطی، مولانا شاہد عمران عارفی، حافظ محمد اسامہ اجمل، جناب عبدالباسط، امین برادران، طاہر بلال چشتی، حافظ محمد شعیب، مولانا تجمل حسین، مولانا محمد عارف شامی، مولانا مختار احمد، قاری احسان اللہ، مفتی سلمان تیمین کراچی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کے تحفظ کے ساتھ ملک کے دفاع کا فریضہ بھی ہر مسلمان

پر عائد ہوتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں اسلام کا علم اور پاکستان کا پرچم بلند رکھنا ہوگا۔

مولانا میاں محمد اجمل قادری نے کہا کہ ظفراللہ قادیانی نے وزارت خارجہ کے عہدہ پر متمکن ہونے کے باوجود قائد اعظم کا جنازہ نہ پڑھا، پیر عبدالقدوس نقشبندی نے کہا کہ قادیانی گروہ اپنے اکھنڈ بھارت کے الہامی عقیدہ پر قائم ہے اور تحریک پاکستان میں قادیانیوں نے منافقانہ کردار ادا کیا۔ مولانا غلام رسول دین پوری نے کہا کہ قادیانی تعلیمی اداروں میں مرزا قادیانی کے نہ ماننے والوں کو قتل کرنے کی تعلیم دیتے ہیں اور اپنے نوجوانوں کو مسلمانوں کے قتل پر برانگیختہ کرتے ہیں۔

مولانا رضوان عزیز نے کہا کہ قادیانی پوری دنیا میں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کے تمام ستونوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں اور تہذیبوں کے درمیان نفرت کے بیج بو رہے ہیں۔ سید کفیل شاہ بخاری نے کہا کہ اکابرین ختم نبوت کی دینی و ملی جدوجہد تاریخ کا درخشندہ باب ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہمیشہ دینی حمیت، قومی غیرت اور ملک و ملت کو خوشحال کرنے اور جارحانہ پالیسیوں سے دور، رہ کر ملک کو امن کا گہوارہ بنایا۔

ڈاکٹر محمود الحسن عارف نے کہا کہ قادیانی اپنی قانونی حیثیت تسلیم کر لیں اور قانون سے بغاوت کا رویہ ترک کر دیں اقلیت میں رہتے ہوئے اپنے مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانے سے گریز کریں۔ مولانا سید مسعود گیلانی نے کہا کہ کلیدی آسامیوں پر براجمان سکہ بند قادیانی قومی خزانہ سے قادیانیت کو شیلٹر مہیا کر رہے ہیں ہمیں اتحاد و اتفاق سے ناموس رسالت کی جدوجہد کو پروان چڑھانا ہوگا۔

مولانا مسعود احمد سومرو نے کہا کہ مغربی ممالک اور افریقی ریاستوں میں قادیانی گروہ کی کفریہ سرگرمیوں کو روکنے کے لیے ایک وسیع اور مضبوط پلیٹ فارم اور متحرک اور باصلاحیت رجال کار

عقیدہ توحید اور ناموس صحابہ کرام و اہل بیت کا دفاع کرنا گواہان نبوت کا دفاع کرنا ہے عقیدہ توحید کا تحفظ بھی عقیدہ ختم نبوت میں مضمر ہے: مفتی شہاب الدین پوپلزئی

تیار کرنا ہوں گے۔ قادیانی عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات اور اسلامی شعائر کا استعمال قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ناکامی کا واضح ثبوت ہے۔ قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند بنایا جائے۔

مولانا نور محمد ہزاروی نے کہا کہ شدت پسند

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہمیشہ دینی حمیت قومی غیرت اور ملک وملت کو خوشحال کرنے اور جارحانہ پالیسیوں سے دور، رہ کر ملک کو امن کا گہوارہ بنایا: سید کفیل شاہ بخاری

قادیانیوں نے آئین پاکستان کی روشنی میں اپنے آپ کو اقلیت تسلیم کرنے کی بجائے حربی باغیوں کا کردار اپنایا ہوا ہے، اس لیے وہ اب بھی توہین آمیز کتب، اسلام کش جرائد و رسائل کی ترسیل و سپلائی کا غیر قانونی سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ مولانا علیم الدین شاکر نے کہا کہ بیرون ممالک اور میڈیا پر مظلومیت کا جھوٹا واویلا، مغربی مراعات حاصل کرنے والے قادیانیوں کے خلاف عدالتی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

مولانا قاری جمیل الرحمان اختر نے کہا کہ قادیانی عناصر ملک پاکستان میں رہائش اور شہریت رکھنے، کاروبار اور ملازمتیں اختیار کرنے مظلومیت کے درپردہ مراعات حاصل کرنے کے باوجود ملک پاکستان اور مسلمانوں کی کردار کشی کرنے کے شرمناک عمل میں مصروف ہیں۔

پیر عبدالشکور نقشبندی نے کہا کہ ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے دفاع کے لیے خانقاہوں کے روحانی اثرات اور عملی کردار کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ منکرین ختم نبوت اور گستاخان رسول اپنے عقل و خرد سے عاری دائرہ اسلام سے خارج اور نائٹ کلبوں کی پیداوار ہیں۔ گستاخان رسول سے عداوت رکھنا اور اظہار نفرت کرنا ایمان کی علامت اور دینی حمیت اور غیرت کا تقاضا ہے۔ مولانا اعزاز الحق نقشبندی نے کہا کہ قادیانی طبقہ نے جس دجل و فریب سے اسلام کے افکار و نظریات اور نجات دہندہ تعلیمات کو اپنی ہوس اور ارتدادی خیالات سے مسخ کیا، مسیلمہ کذاب کے دور میں بھی اس کی مثال نہیں ملتی۔ مولانا قاضی عبدالرشید نے کہا کہ قادیانیوں کو پاکستان کی تمام عدالتیں اور پارلیمنٹ غیر مسلم اقلیت قرار دے چکی ہیں اور قادیانی عفریت ان فیصلوں کا کھلے عام مذاق اڑا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایٹمی توانائی کے شعبے میں چھپے ہوئے سازشی قادیانی غیر محسوس انداز اور خفیہ طریقے سے ملکی استحکام کے خلاف خطرناک سازشوں میں مصروف ہیں۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی قراردادیں

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام "۳۵ ویں آل پاکستان دوروزہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس" چناب نگر کا یہ عظیم الشان اجتماع اللہ پاک کے حضور سجدہ شکر بجالاتے ہوئے تمام مدعوین ومندوبین اور شرکاء کانفرنس کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ آپ حضرات کی تشریف آوری سے یہ کانفرنس کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں ارتداد کی شرعی سزا کا اجراء اور نفاذ کیا جائے۔ اور دیگر اقلیتوں کے اوقاف کی طرح قادیانی اوقاف کو بھی تحویل میں لیا جائے۔

☆...... قادیانیوں نے چناب نگر میں اپنے سول کورٹ، سیشن کورٹ، ہائی کورٹ، سپریم کورٹ قائم کئے ہوئے ہیں جو اسٹیٹ اندر اسٹیٹ کے مترادف ہے۔ لہٰذا چناب نگر میں سرکاری رٹ کو قائم کرتے ہوئے انہیں ملکی قانون کا پابند کیا جائے اور چناب نگر میں سیکورٹی کے نام پر قادیانیوں کی غنڈہ گردی اور مسلمانوں کو ہراساں کرنے کے عمل کا نوٹس لیا جائے۔

☆...... ملک بھر کی عسکری تنظیموں پر پابندی ہے لیکن قادیانیوں کی تربیت یافتہ مسلح تنظیم خدام الاحمدیہ کو کھلی چھٹی دی جا چکی ہے۔ دیگر عسکری تنظیموں کی طرح قادیانیوں کی مسلح تنظیم خدام الاحمدیہ پر پابندی عائد کی جائے اور اس کے اثاثے بحق سرکار ضبط کئے جائیں۔

☆...... تھانہ چناب نگر کی حدود میں خدام الاحمدیہ کے غنڈوں نے شہزاد نامی مسلمان کھلاڑی پر بہیمانہ اور وحشیانہ تشدد کر کے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ جس پر تھانہ چناب نگر کی مقامی پولیس ملزمان کے خلاف مقدمہ نمبر ۳۶۵ کی ایف آئی آر درج کر چکی ہے۔ تاحال ملزمان گرفتار نہ کرنا قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اجتماع الزام عائد کرتا ہے کہ تفتیشی افسر شعوری طور پر جانبداری کا مظاہرہ کر رہا ہے اور تمام تر ملزمان قادیانی جماعت کے پاس ہیں۔ یہ اجتماع ضلعی انتظامیہ سے بھرپور مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی قاتلوں کو فی الفور گرفتار کر کے قانون کی بالادستی قائم کی جائے۔

> **مرزا قادیانی کی کتابیں کذب بیانی اور تضادات سے بھری پڑی ہیں مرزا قادیانی کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے:**
> **مولانا غلام مصطفیٰ**

> **قادیانی گروہ اپنے اکھنڈ بھارت کے الہامی عقیدہ پر قائم ہے اور تحریک پاکستان میں قادیانیوں نے منافقانہ کردار ادا کیا: پیر عبدالقدوس نقشبندی**

☆...... چیف انجینئر فیسکو واپڈا بشارت احمد قادیانی جو کہ چناب نگر کا رہائشی ہے تمام گرڈ اسٹیشنوں کا انچارج ہے۔ تقریباً ایک سال سے مرزا مسرور احمد قادیانی کے خطبہ جمعہ کے لیے جو کہ لندن سے براہ راست پاکستان میں نشر کیا جاتا ہے۔ دوران خطبہ چنیوٹ گرڈ اسٹیشن سے بجلی بند نہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ جبکہ باقی چھ دن بجلی 5:30 سے 6:30 بند ہوتی ہے۔ وہ متعصب اور کٹر قادیانی ہے۔ اسے فی الفور فیصل آباد ڈویژن سے تبدیل کر کے صوبہ بدر کیا جائے۔ یہ مذہبی اشتعال انگیزی کا سبب ہے۔

☆...... کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ چناب نگر کے باسیوں کو بلا استثناء مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

☆...... عدلیہ کے فیصلے اور تمام مکاتب فکر کے علماء کے ارشادات کی روشنی میں گوہر شاہی ایک گستاخ رسول تھا۔ اس کو سزا ہوئی اور اس کی جماعت انجمن سرفروشان اسلام اور مہدی فاؤنڈیشن اس کے باطل نظریات کو چلا کر ارتدادی سرگرمیوں میں مصروف ہیں، ان پر فی الفور پابندی لگائی جائے۔

☆...... کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے حالات وواقعات پر ریلیز ہونے والی فلموں پر فی الفور پابندی عائد کی جائے۔

☆...... کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل کیا جائے، تاکہ عوام الناس کو مسلم اور غیر مسلم کی پہچان میں آسانی ہو۔

☆...... یہ اجتماع سانحہ کوئٹہ اور دہشت گردی سے متاثر افراد سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے شہدائے کے لئے دعائے مغفرت اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک بھر میں اسلام و ملک دشمن دہشت گردوں کے خلاف گھیرا تنگ کر کے انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ ☆☆

Khatm-e-Nabuwat ختم نبوۃ

خوش آئند لمحات

خدا کرے ثابت قدمی رہے

قاری تنویر احمد شریفی، ناظم مجلس یادگار شیخ الاسلامؒ پاکستان، کراچی

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اہل سنت والجماعت دیوبند مکتب فکر ہمیشہ رواداری اور احترام مسالک پر عمل پیرا رہی ہے اور اب بھی یہی راہ رکھتی ہے۔

دیوبند مکتب فکر کا معاصر بریلوی مکتب فکر کی طرف سے اور ان کے بانی کی طرف سے فرقہ وارانہ پہل ہوئی ہے، اس پر ہمارے بزرگوں نے دفاعی پہلو کو اختیار کیا ہے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ کی کاوش ''الشہاب الثاقب'' اور مناظر اسلام حضرت مولانا سیّد مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ کے رسائل اس کے گواہ ہیں۔

بریلوی مکتب فکر کے بانی جناب مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی نہایت متشدد واقع ہوئے ہیں، اس کا اعتراف بعض بریلوی بزرگوں اور اہل قلم کو بھی ہے، جس کے اظہار کا یہ موقع نہیں ہے۔

مسلمانوں کے لئے نہایت خوشی کا مقام ہے کہ اعلیٰ سطح پر بریلوی مکتب فکر کے رہنما، بلکہ یہ نہایت واضح ہوگا کہ بریلوی مکتب فکر کے بانی جناب مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کی اولاد میں سے مولانا توقیر رضا خان صاحب نے دارالعلوم دیوبند کا دورہ کیا۔ مولانا توقیر رضا خان صاحب مولانا احمد رضا خان صاحب کے سگے پوتے ہیں۔ ان کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے: مولانا توقیر رضا خان ابن مولانا ریحان رضا خان عرف ریحان میاں ابن مولانا ابراہیم رضا خان عرف جیلانی میاں ابن مولانا حامد رضا خان ابن مولانا احمد رضا خان صاحب۔

مرشدی حضرت مولانا سیّد ارشد صاحب مدنی مدظلہم (استاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند اور صدر جمعیت علماء ہند) کو اللہ تعالیٰ نے مرجع خلائق بنایا ہے۔ آپ ہندوستان میں اس وقت مسلمانوں (بلا تفریق مسلک) اور دیگر اقلیتوں کے لئے بہت بڑی ڈھارس ہیں، بلا کسی جرم کے جو مسلمانوں کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے اور الزام یہ لگایا جاتا ہے کہ یہ دہشت گرد ہیں (یہ مسئلہ صرف ہمارے ملک پاکستان کا ہی نہیں ہندوستان کا بھی ہے)، حضرت مولانا مدظلہم ان کے لئے جدوجہد کرتے ہیں، مقدمات لڑتے ہیں، جمعیت علماء ہند (جو ایک غیر سیاسی جماعت ہے) کے تحت پوری کوشش کرکے انہیں رہا کرایا جاتا ہے۔ اسی کے شکریے کے لئے ۵/مئی ۲۰۱۶ء کو مولانا توقیر رضا خان صاحب دیوبند تشریف لائے۔ حضرت مولانا مدظلہم ایک سفر پر تھے، ان سے تو مولانا توقیر صاحب کو نیاز حاصل نہ ہوسکا، لیکن دیوبند کے بزرگوں سے ملاقات میں انہوں نے کیا کہا؟ ہندوستانی اخبار روزنامہ ممبئی اردو نیوز کے صفحۂ اول پر یہ خبر بہت نمایاں شائع ہوئی:

''مولانا توقیر رضا خان کی مہتمم دارالعلوم دیوبند سے تاریخی ملاقات

نبیرۂ اعلیٰ حضرت دہشت گردی کے شبہ میں گرفتار شاکر کے اہل خانہ سے ملے، بریلوی اور دیوبندی کے نام پر مسلمانوں کو کوئی نہیں لڑا

سکتا: آر ایس ایس کی سازش کو ناکام بنانے کا عزم

دیوبند ۸/مئی (فیروز خان اور مہدی حسن کی رپورٹ) آر ایس ایس جس منظم طریقے سے مسلمانوں کو مسلکی عقائد میں تقسیم کرنے کے ساتھ ان کو بدنام کرنے کی کوشش کررہی ہے، اس کے لئے ضروری ہے کہ تمام مسلکی وعقائد کے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر اس ظلم کے خلاف متحد ہوجانا چاہئے، اس ملک میں جمہوریت، سیکولرزم اور ہندوستانی قوم کو متحد رکھنے کی زیادہ ذمہ داری مسلمانوں کی ہے، جمعیت علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی دہشت گردی کے جھوٹے الزامات میں گرفتار مسلم نوجوانوں کو رہا کرانے کا جو کام کررہے ہیں وہ قابل قدر ہے، ہندوستان میں ان کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ ان خیالات کا اظہار آل انڈیا اتحاد ملت کونسل کے صدر مولانا توقیر رضا نے دارالعلوم دیوبند کے گیسٹ ہاؤس میں ذمہ داران و علماء کرام سے ملاقات کے دوران اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ مولانا توقیر رضا کی قیادت میں ڈاکٹر محمد جرار علیگ، محمد ساجد دہلوی، قاری شفیق میرٹھی، حاجی عارف دہلوی، محمد معصوم بریلوی، مولانا مفتی شریف امام وخطیب مسجد اپولو ہاسٹل دہلی اور محبوب عالم پر مشتمل ایک وفد تین یوم قبل دہلی پولیس کے اسپیشل سیل کی جانب سے دہشت گردی کے شبہ میں گرفتار کئے جانے والے نوجوان شاکر کے اہل خانہ سے ملاقات کرکے اصل صورت حال سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے دیوبند پہنچا، مولانا توقیر رضا نے شاکر کی والدہ اور دیگر اہل خانہ سے ملاقات کی۔ اس کے بعد دارالعلوم دیوبند کے مہمان خانہ میں

تشریف لائے اور میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے آپ نے فرمایا: دہشت گردی پوری دنیا کے لئے ایک لعنت ہے۔ کوئی بھی مسلمان آتنک وادی ہرگز نہیں ہوسکتا۔ پوری دنیا میں مسلمانوں کے خلاف ایک منظم سازش چل رہی ہے، آر ایس ایس کی ذہنیت والے افسران علماء وزعمائے قوم کو آتنگی گردان کر مسلمان اور اسلام کو بدنام کرنا چاہتے ہیں، جب ہمارے قائدین ملت دہشت گردی سے نفرت کرتے ہیں تو ہم اپنے بچوں کو کیسے دہشت گردی کے لئے چھوڑ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دیوبند آنے کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ عقائد میں اختلاف کے باوجود ہم سارے مسلمان سیکولرزم اور جمہوریت کے محافظ ہیں، دیوبندی اور بریلوی سب مل کر ملک کی ایکتا اور اکھنڈتا کی حفاظت کریں گے۔ عقائد میں سمجھوتہ نہ کرکے بھی ہم ملک وملت کے لئے سارے مسلمان بلاتفریق مسلک کل بھی ایک تھے اور آج بھی ایک ہیں۔ انہوں نے دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مفتی ابوالقاسم نعمانی سے گزارش کی کہ ملت اسلامیہ ہند کے لئے ہم سب ایک ہیں، بریلوی یا دیوبندی کے نام پر ہم آپس میں لڑکر دوسروں کو ہمارے اتحاد میں مینڈھ لگانے نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم نوجوانوں کو حکومتی اہلکار اور تفتیشی ایجنسیاں جس طرح سے بغیر کسی ثبوت کے پابند سلاسل کررہی ہیں ہم سب اس کے خلاف ہمہ وقت سینہ سپر ہیں۔ شاکر اور اس جیسے جتنے بھی بے گناہ گرفتار کئے گئے ہیں وہ سب میرے اور ہمارے بچے ہیں اور میں اس یقین کے ساتھ ہی دیوبند شاکر کی والدہ سے ملنے آیا ہوں کہ شاکر بالکل بے قصور ہے، اسے جلد از جلد رہا کیا جائے۔

انہوں نے کہا کہ میں ذاتی طور پر آسرائے اسیران ملت مولانا ارشد مدنی کا ملت کی جانب سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور انہیں سلام کرتا ہوں کہ وہ تن تنہا ملت کی مسیحائی اور آسرائی بحسن و خوبی کررہے ہیں۔ انہوں نے مہتمم دارالعلوم دیوبند سے کہا کہ ملت اور علماء وزعمائے قوم کے مسائل پر جب بھی آنچ آئے گی ہم دوڑ کر آپ کے پاس آئیں گے اور مل کر ظلم کے خلاف میدان میں کودیں گے۔ مفتی ابوالقاسم نعمانی مہتمم دارالعلوم دیوبند نے اس تاریخی موقع پر مولانا توقیر رضا صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ دارالعلوم دیوبند ہمیشہ سے دہشت گردی کے خلاف جدوجہد کرتا آیا ہے۔ ۲۰۰۸ء جب میڈیا اور بھگوا افسران اسلام کو آتنک کا مذہب اور مسلمانوں کو آتنک وادی ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگارہے تھے تب دارالعلوم کے پلیٹ فارم سے ہی اکابرین دیوبند نے بلاتفریق مسلک ایک عہد آفریں دہشت گردی مخالف کانفرنس بلائی، جس نے بین الاقوامی میڈیا کا رخ بدل دیا اور آج بھی ہم اسی طرح آتنک واد کے خلاف لڑرہے ہیں۔ فرضی طور پر جس طرح سے ہمارے بچوں کو گرفتار کرکے زدوکوب کیا جارہا ہے، ہم دیوبند و بریلوی مسلک کے نمائندے ایک آواز میں حکومت ہند سے مطالبہ کرتے ہیں کہ انصاف کے اس دوہرے رویے کو بند کرکے اپنے بے مہار افسران پر قدغن لگائیں۔ نیز مہتمم دارالعلوم نے یہ بھی کہا کہ علمائے امت و دانشوران قوم ہی اس وقت امت کی نمائندگی اور راہنمائی کررہے ہیں۔ قوم کو ان پر اعتماد کرنا چاہئے۔ توقیر رضا صاحب نے صحافیوں کے سوالوں کے جواب میں کہا کہ ہم مسلمان امن پسند، سیکولر لوگ ہیں، ہم بھونڈی زبان کا استعمال کرنا نہیں چاہتے۔ ہمارے بچوں کو ہم جانتے ہیں کہ وہ ہرگز اس لعنت میں نہیں پڑ سکتے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ شراب ام الخبائث ہے۔ اتر پردیش ایک تیرتھ استھان یعنی مذہبی مقام ہے۔ کاشی رشی متھرا، دیوبند اور بریلی سب بین الاقوامی مذہبی مقامات ہیں، لہٰذا یہاں حکومت کو شراب پر پابندی لگانی چاہئے۔ صوفی کانفرنس کے نام پر مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کی ناپاک کوشش پر اس عظیم رہنما کی جانب سے مخالفت اور فتویٰ دینے پر دارالعلوم کے میڈیا انچارج اشرف عثمانی نے دارالعلوم کی جانب سے ان کا شکریہ ادا کیا۔ دارالعلوم کے مہمان خانے میں اس تاریخی لمحے کے گواہ بننے والوں کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو چھلک رہے تھے۔ قبل ازاں محروس شاکر کی والدہ سے ملاقات کے بعد دارالعلوم آمد پر اشرف عثمانی، مہدی حسن عینی، اختر قاسمی، شاہد قاسمی، اسعد قاسمی سمیت ایک اژدہام نے اس موقر وفد اور مولانا توقیر رضا کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ بعدہ مولانا اپنے وفد کے ساتھ آستانہ قاسمی تشریف لے گئے، جہاں مولانا سفیان صاحب قاسمی اور مولانا شکیب قاسمی نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ توقیر رضا صاحب نے حضرت مولانا سالم قاسمی سے دعا اور سرپرستی کی درخواست کی۔ آستانہ قاسمی سے واپسی کے بعد مولانا نے وفد سمیت دارالعلوم دیوبند کی زیارت کی۔"

....

مولانا توقیر رضا خان صاحب نے جو کرم نوازی فرمائی اور حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی

Khatm-e-Nabuwat ختم نبوۃ

مدظلہم نے جو کچھ فرمایا، خدا کرے حاسدین کے حسد اور بدنظروں کی بد سے محفوظ رہے۔ آمین۔ یہ خوش آئندہ لمحات ماضی کی تلخیوں کو نسیاً منسیا کرسکتے ہیں۔

فروعی اختلافات کو اس کی حد میں رہنا چاہئے۔ میں نے اوپر کی سطور میں لکھا ہے کہ ہمارے بزرگوں نے اس سلسلے میں ہمیشہ دفاعی صورت اختیار فرمائی ہے۔ اس وقت بھی اس کی پیروی کی ضرورت ہے۔

مجھے یقین ہے کہ مولانا توقیر رضا خان صاحب کے اس مبارک عمل سے ان کے جد امجد (سگڑ دادا) مولانا احمد رضا خان صاحب کی روح کو ایک طویل عرصے کے بعد تسکین ہوئی ہوگی اور وہ اپنے اس لخت جگر خاص کے لئے شکرگزار ہو رہے ہوں گے، لیکن افسوس اس کا ہے کہ ہر مرتبہ ایسے لوگ منافقت پر اتر آتے ہیں جو امت کو ایک نہیں ہونے دیتے۔ مولانا توقیر رضا خان صاحب کے اس عمل خیر کے بعد یہ بیان بھی ہندوستان کے اخبار میں آیا کہ مولانا توقیر رضا خان صاحب اپنے اس گناہ سے توبہ کریں، ورنہ انہیں جہاں جماعت سے الگ کیا جائے گا وہیں خاندان سے بھی نکال دیا جائے گا، جس کے بعد مولانا صاحب نے بڑی جرأت کے ساتھ یہ بیان دیا:

”میرے دیو بند جانے پر سوال کھڑا کرنے والے اپنا محاسبہ کریں

مولانا توقیر رضا خان نے کہا اگر زبان کھل گئی تو کئی لوگوں کو کلمہ پڑھنا پڑے گا، کہا مجھے سب پتہ ہے، کس نے بیٹی، پوتے کا رشتہ دیوبندیوں سے کیا ہے، اعلان کیا کہ ملی مسائل کے لئے دیوبند بار بار جاؤں گا

بریلی (آئی این این) نبیرۂ اعلیٰ حضرت اور آل انڈیا اتحاد ملت کونسل (آئی ایم سی) کے صدر مولانا توقیر رضا خان نے ایک ہوٹل میں پریس کانفرنس کرکے کہا کہ میرے دیوبند جانے پر سوال کھڑا کرنے والے اپنا محاسبہ کریں۔ میں سب کے بارے میں جانتا ہوں، کون دیوبندیوں کے ساتھ کھاتا پیتا ہے اور کس نے اُن سے اپنی بیٹی، پوتے کا رشتہ کیا۔ زبان کھل گئی تو ان سب کو پھر سے نکاح اور کلمہ پڑھنا پڑے گا۔ مولانا نے یہ بھی اعلان کیا کہ ملی مسائل اور قوم کے مسائل کے لئے ایک بار نہیں بار بار دیوبند جاؤں گا۔

• مولانا توقیر نے اتنے پر ہی بس نہیں کیا بلکہ بہت کچھ کہہ گئے۔ انہوں نے کہا کہ اعلیٰ حضرت ایک خاندان کی جائیداد نہیں ہیں۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے ہیں، لیکن کچھ لوگوں نے انہیں پرائیویٹ پراپرٹی بنا رکھا ہے، چند لوگ دنیا بھر میں بدنامی کروا رہے ہیں، دینی ذمہ داری بھول کر طرح طرح کی بیان بازیوں میں لگ گئے ہیں جبکہ اسلام دشمن طاقتیں مسلمانوں کو بانٹ کر برباد کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔ مسلم نوجوانوں کو دہشت گردی کے الزام میں جھوٹا پھنسایا جارہا ہے، تب جبکہ وزیر داخلہ راج ناتھ سنگھ راجیہ سبھا میں بیان دے چکے ہیں کہ ملک کا کوئی مسلم دہشت گرد نہیں ہے۔ الزام لگایا کہ آر ایس ایس سازش رچ رہا ہے تاکہ دوسرے مذاہب کے لوگوں میں نفرت پیدا کرسکے۔ علماء کو اس کی فکر نہیں ہے بلکہ اس طرح کی بیان بازیوں میں لگ گئے ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر نہیں سدھرے تو اسپین کی طرح مسلمانوں کا حشر ہوگا۔ صفائی دی کہ میں ملک، اسلام اور قوم سے محبت کرتا ہوں، اس لئے ملی مسائل کے تئیں ملک کے مسلمانوں کو ایک کروں گا، اگر دیوبند جانے کی مخالفت ہے تو ایک بار نہیں، بار بار جاؤں گا۔ ان پر لاحول پڑھوانے والوں کو خود کے اعمال دیکھنے کی نصیحت کی۔ مولانا نے ملی مسائل پر مسلمانوں سے بھی ایک ہونے کا اعلان کیا۔

مولانا نے کہا کہ مسلمانوں کو ملی مسائل پر ایک کرنے کا کام شریعت کے دائرے میں رہ کر کر رہا ہوں۔ مخالفت کرنے والے مفتی اور عالم نہیں جو فتویٰ لگائیں گے، اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے مفتی سے بات کروں گا۔ منصفانہ فیصلے کی امید مارہرہ شریف سے بھی ہے، اگر غلطی ہوئی تو دنیا کے سامنے توبہ کروں گا۔ سبحانی میاں کی ہر بات منظور، صحافیوں نے مولانا سے خاندان والوں سے بات کرنے کا سوال کیا۔ بولے سبحانی میاں بڑے بھائی ہیں، اس لئے بڑے بھائی کی حیثیت سے جو کہیں گے، اسے تسلیم کروں گا انہیں کچھ لوگوں نے ورغلا دیا تھا، اس لئے انہوں نے اس طرح کا بیان دیا ہے۔

جڑ سے ختم ہوگی جنگ: مولانا نے کہا بریلوی، دیوبندیوں کے درمیان مسلکی جنگ ہے، کچھ دیوبندی علماء نے اپنی کتاب میں قابل اعتراض باتیں لکھی ہیں۔ دونوں علماء کے ساتھ بیٹھ کر دونوں مسلکوں کی دوریاں مٹاؤں گا جس سے بریلوی اور دیوبندیوں کی لڑائی مکمل طور سے ختم ہوسکے۔“ (روزنامہ انقلاب، ۱۳/مئی ۲۰۱۶ء)

ہم جناب مولانا توقیر رضا خان صاحب زاد علمہ کے لئے دل سے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے دین کی یہ اہم خدمت مزید لے کہ مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق ہوسکے۔ آمین۔

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن پڑھ کے دیکھ......!

قرآں کی آیتوں کو نہ اتنا اکڑ کے دیکھ
قرآں میں کیا لکھا ہے، یہ قرآں پڑھ کے دیکھ

انسانیت کا، امن و اخوت کا درس ہے
قرآں کے ہر ورق پہ محبت کا درس ہے

قرآن نے اونچ نیچ کے جھگڑے مٹائے ہیں
قرآں نے آدمی نہیں، انساں بنائے ہیں

قرآں کا لفظ لفظ شگفتہ گلاب ہے
انسان کی نہیں، یہ خدا کی کتاب ہے

سمجھے گا جو بھی اس کو وہ غم بھول جائے گا
قرآن پڑھ لے تُو بھی ستم بھول جائے گا

قرآں میں تو ظلم مٹانے کا درس ہے
مظلوم کو گلے سے لگانے کا درس ہے

قرآن کی نگاہ میں کم تر کوئی نہیں
کوئی کسی سے کم نہیں، بڑھ کر کوئی نہیں

قرآن نے تو شمع وفا کی جلائی ہے
قرآن نے وطن سے محبت سکھائی ہے

سب مشورے کلام الٰہی کے نیک ہیں
قرآن کہہ رہا ہے سب انسان ایک ہیں

خوش ہو کے دیکھ شیشۂ قرآن میں ہے کیا
کھل جائے گا یہ راز کہ قرآن میں ہے کیا

دشوار اس کتاب کی پہچان بھی نہیں
لیکن سبھی کے واسطہ آسان بھی نہیں

سمجھے گا وہ جو اس کو پڑھے گا، پڑھائے گا
قرآن جاہلوں کی سمجھ میں نہ آئے گا

تیری نظر میں مرکزِ دہشت ہیں مدرسے
لیتے ہیں کام بچے یہاں ظلم، جبر سے

ارے کیوں زہر اگل رہا ہے تو اپنی زبان سے
ان مدرسوں کو دیکھ کبھی آ کے دھیان سے

دھبے نہیں ہیں، ملک کی ہیں شان مدرسے
دیتے ہیں سرحدوں کو نگہبان مدرسے

ان مدرسوں کے بچوں میں طرزِ ستم نہ ڈھونڈھ
جزدان میں کلام الٰہی ہے، بم نہ ڈھونڈھ

''اشفاق'' مدرسے کے تھے ''عبدالحمید'' بھی
گنگوہ کے ''رشید'' بھی ''ٹیپو شہید'' بھی

ہے مدرسہ میں ''سرحدی گاندھی'' کا نام بھی
''حسرت'' بھی مدرسہ کے ہیں اور ''ابوالکلام'' بھی

تُو مدرسوں کے لوگوں پہ الزام مت لگا
طاقت ہیں ملک کی انہیں کمزور مت بنا

ان حافظوں میں لاکھوں محافظ چمن کے ہیں
یہ داڑھی ٹوپی والے، سپاہی وطن کے ہیں

جوہر کانپوری

خبروں پر ایک نظر

تحفظ ناموس رسالت ایکٹ میں کسی بھی قسم کی ترمیم و تنسیخ برداشت نہیں کریں گے: علماء کرام

لاہور (مولانا عبدالنعیم) عقیدہ ختم نبوت اسلام کی روح ہے۔ قادیانی فتنہ ملک و اسلام دشمن قوتوں کی سازش کا نتیجہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم نشر و اشاعت مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا سید ضیاء الحسن شاہ، قاری علیم الدین شاکر، مولانا عبدالنعیم، مولانا محبوب الحسن طاہر نے بیان کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ نے کسی بھی دور میں جھوٹے مدعی نبوت کو کامیاب نہیں ہونے دیا۔ مجاہدین ختم نبوت نے قادیانیوں کو ہر محاذ پر شکست سے دوچار کیا، ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ایک تاریخ ساز کانفرنس ہوگی تمام مسلمان کانفرنس کو کامیاب کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت قانون اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کا تحفظ کرتے رہیں گے۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی قسم کی قربانی دینے سے گریز نہیں کریں گے۔ قادیانیوں کی چالبازیوں اور ان کے مکر و فریب سے بچانا یہ تمام مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ناموس رسالت قانون اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کے خلاف سازشیں کرنے والوں کا بھرپور انداز میں مقابلہ کیا جائے۔

مولانا رفیق احمد کی رحلت

آپ نے آج سے تقریباً پچھتر سال قبل مولانا محمد احسن فاضل دیوبند کے گھر حافظ والا جلال پور پیر والا میں آنکھ کھولی، جب آپ نے ہوش سنبھالا تو ابتدائی تعلیم والد محترم سے حاصل کی اور فنون کی تعلیم کے حصول کے لئے ثانی سیبویہ مولانا عبدالستار قادر پور صالح، مولانا محمد حسینؒ سے بیت قیصر، طاہر والی مولانا منظور احمد نعمانی، عارف باللہ ملتان مخدوم عالی مولانا سید در محمد شاہ، مولانا حبیب اللہ گمانویؒ فاضل دیوبند، دارالعلوم کبیر والا حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ، مولانا مفتی علی محمدؒ، مولانا منظور الحقؒ، مولانا ظہور الحق سمیت کئی ایک علماء کرام کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے۔

دورۂ حدیث جامعہ قاسم العلوم کچہری روڈ ملتان میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، مولانا مفتی محمد شفیعؒ، مولانا عبدالقادر قاسمیؒ، تلمیذ حضرت مدنیؒ، مولانا شیخ محمد موسیٰ روحانی بازیؒ، مولانا محمود اخترؒ سے پڑھا۔

دینی علوم سے فراغت کے بعد حافظ والا کے قریب درکھان والا میں ابتدائی تدریس کی پھر اپنے والد محترم جو فاضل دیوبند تھے کی نگرانی میں والد محترم کے قائم کردہ مدرسہ احسن المدارس حافظ والا میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ جب احسن المدارس میں اختلاف ہوا تو جلال پور ملتان روڈ پر احسن المعارف کے نام سے مدرسہ قائم کیا۔ درویش منش اور مجذوب سیرت بزرگ تھے۔ سارا دن مسجد، مدرسہ میں تلاوت، مطالعہ، نوافل میں مصروف رہتے۔ شام کو عشاء کی نماز کے بعد گھر تشریف لے جاتے۔ چند گھنٹے آرام کرتے، پھر تہجد کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے۔ مسجد میں نماز باجماعت کے بعد، درس و تدریس میں مصروف ہو جاتے اشراق، چاشت اور اوابین سمیت تمام نوافل ادا فرماتے۔

بیٹیوں کو بھی دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ و پیراستہ کیا، غرضیکہ پرانے بزرگوں کی عملی تصویر تھے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کے بزرگوں اور خوردوں سے محبت ان کے رگ و ریشہ میں رچی بسی ہوئی تھی، جب بھی ملاقات ہوتی انتہائی خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ ختم نبوت کے حوالہ سے ایک نئی تنظیم معرض وجود میں آئی تو آپ کے بڑے بیٹے نے اس تنظیم میں پنجاب میں عہدہ لے لیا۔ موصوف اس کے اس عمل سے نالاں تھے اور فرماتے تھے کہ میری جماعت تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہی ہے۔

حافظ والا کے قریب جمال والا پر قادیانیت کے جراثیم ہیں، جن کے اثرات حافظ والا میں پہنچتے ہیں۔ اس پر بہت فکر مند رہتے تھے اور جب بھی ملاقات ہوتی تو فرماتے کہ حافظ والا میں ختم نبوت کانفرنس کرائیں۔ بندہ کانفرنس کے بجائے جمعہ پر اکتفا کرتا، اس پر بھی بہت شکر گزار ہوتے۔

۱۲ر محرم الحرام ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۴ر اکتوبر کو انتقال فرمایا۔ بندہ نے جمعۃ المبارک پرمٹ علی پور میں پڑھایا، کسی ساتھی نے میسج کے ذریعہ اطلاع دی۔ جمعہ کے روز عصر کی نماز کے بعد ہائی اسکول کے گراؤنڈ میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی، جس میں حفاظ، قراء، طلبا اور علماء کرام سمیت ہزاروں عوام نے شرکت کی۔ امامت کے فرائض شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد نواز سیال نے سرانجام دیئے۔ جنازہ میں مولانا صاحبزادہ عزیز احمد بہلوی، مولانا عبیداللہ اظہر بہلوی، مولانا زبیر احمد صدیقی، مولانا سیف الرحمن درخواستی سمیت کثیر تعداد میں علماء کرام نے شرکت کی مجلس کی نمائندگی راقم الحروف نے کی۔

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

مولانا محمد یعقوب ربانیؒ کا سانحہ ارتحال

جامعہ اسلامیہ فاروق آباد شیخوپورہ کے مہتمم، بزرگ عالم دین مولانا محمد یعقوب ربانی بھی انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم جامعہ ربانیہ پھلور توبہ کے فاضل اور سینکڑوں علماء کرام کے استاذ اور سلسلہ نقشبندیہ اور قادریہ راشدیہ کے مجاز طریقت تھے۔ اصلاحی تعلق ہمارے حضرت خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ سے تھا۔ اسی سلسلہ کے ایک اور شیخ مولانا نعیم اللہ فاروقی مدظلہ خلیفہ مجاز حضرت مولانا غلام حبیب نقشبندیؒ چکوال نے ان کے صلاح وتقویٰ کو دیکھ کر خلافت سے سرفراز فرمایا۔ نیز میری موجودگی میں خانقاہ عالیہ قادریہ راشدیہ شیرانوالہ لاہور کے سجادہ نشین، عالمی انجمن خدام الدین لاہور کے امیر حضرت میاں محمد اجمل قادری دامت برکاتہم نے بھی انہیں خلافت سے سرفراز فرمایا، فاروق آباد میں تحریک ختم نبوت کے سرپرستوں میں سے تھے۔

۱۹۹۰ء سے ۲۰۰۰ء تک کی دہائی میں ان کی خدمت میں حاضری ہوتی رہی۔ موصوف ہر تین سالوں کے بعد مجلس کی ممبر سازی میں بھرپور حصہ لیتے، اپنی اور اہل وعیال کی رسید کٹواتے۔ اس دورانیہ میں آنجناب مجلس کے سرپرست اور حاجی محمد حسین جنجوعہؒ امیر، مولانا محمد اسلم قادریؒ ناظم اعلیٰ چنے گئے اور مذکورہ بالا تینوں حضرات تاحیات ان عہدوں پر فائز رہے۔ ہر سال چناب نگر کانفرنس میں نہ صرف شرکت فرماتے بلکہ آپ کا بیان و خطاب بھی ہوتا۔ اپنے بیٹوں مولانا محمود خان اور مولانا مسعود احمد کو چناب نگر کورس میں شریک کیا۔ راقم کے زمانہ میں فاروق آباد میں میرا کہیں بھی پروگرام ہوتا آغاز آپ کے جامعہ سے کرتا۔ آپ نے جامعہ اسلامیہ کے نام سے مدرسہ قائم کیا تازیست اس کے مہتمم رہے، چند سال قبل جامعہ اسلامیہ میں دورۂ حدیث شریف سمیت تمام اسباق پڑھاتے جاتے۔ ہمارے ساتھی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی مبلغ میرپورخاص آپ کے تلامذہ میں سے ہیں۔ موصوف نے دورۂ حدیث شریف آپ کے ہاں کیا۔

کچھ عرصہ قبل آپ نے حفظ بخاری کا سلسلہ شروع کیا اور الحمدللہ! تین حفاظ بخاری شریف مع سند تیار ہوئے، عرصہ ڈیڑھ سال میں اور اب آپ کے حکم سے آپ کے حفظ بخاری کے شاگرد اول حضرت حافظ مولانا شیخ محمد مشتاق مدظلہ نے یہ سلسلہ جاری رکھا اول اول اسی جامعہ اسلامیہ میں پڑھاتے رہے اور پھر عرصہ بعد حضرت مولانا محمد یعقوب ربانی موسس ومجدد سلسلہ حفظ بخاری سے اجازت لے کر اپنے مدرسہ جامعہ امام بخاری شیخوپورہ میں پڑھانا شروع کیا اور یہ سلسلہ تاحال بحمداللہ جاری ہے تقریباً دو حفاظ بخاری فارغ ہوچکے ہیں اور مزید ۸،۱۰ طلبا حفظ بخاری میں تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔

آپ نے پسماندگان میں بھائیوں کے علاوہ تین بیٹے، بیٹیاں اور بیوہ سوگوار چھوڑیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مولانا محمود خان آپ کے جانشین مقرر ہوئے۔ مولانا قاری مسعود احمد درجہ حفظ کے استاذ ہیں۔ مولانا کے فرزندان گرامی اپنے چچا مولانا حبیب اللہ خان کی سرپرستی میں جامعہ اسلامیہ کی ترقی وتعمیر میں مصروف عمل ہیں۔ جمعرات کی رات ۱۳ر اکتوبر ۲۰۱۶ء مطابق ۱۲ر محرم الحرام ۱۴۳۸ھ رات دو بجے انتقال فرمایا، اگلے روز جمعہ کے دن ۱۴ر اکتوبر کو نماز عصر کے بعد آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں علماء کرام، حفاظ، قرأ حضرات کے علاوہ ہزاروں مسلمان شریک جنازہ ہوئے۔ آپ کی نماز جنازہ آپ کے چہیتے شاگرد مولانا شیخ مشتاق احمد کی امامت میں ادا کی گئی اور آپ کے قائم کردہ مدرسہ میں سینکڑوں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کیا گیا۔

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں کا انتخاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں کی ممبر سازی کی تکمیل کے بعد یونین کونسل کی سطح پر مجالس کی تشکیل کا سلسلہ جاری ہے۔ بنوں کا انتخاب درج ذیل ہے: مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی (امیر)، مولانا قاری امام یوسف (ناظم اعلیٰ)، مفتی سعید نواز (ناظم تبلیغ)، مولانا قاری زبیر اللہ (ناظم مالیات)۔

نوٹ: ہر تین سال کے بعد مجلس کی ممبر سازی اور تشکیل جماعت ہوتی ہے۔

۱۴۳۷ھ میں ملک بھر میں ممبر سازی ہوئی اور ممبر سازی کے بعد دستور کے مطابق آئندہ تین سالوں کے لئے مندرجہ بالا عہدیداران چنے گئے۔ ان کے علاوہ بنوں میں کوئی عہدیدار نہیں۔ اگر کوئی اپنے آپ کو عہدیدار ظاہر کرتا ہے تو وہ غیر دستوری ہے۔ بنوں سے آمدہ اطلاعات کے مطابق ضلع بھر میں ختم نبوت کا کام زوروں پر ہے نیز قادیانیوں کی مصنوعات کے بائیکاٹ سے متعلق مہم بھی زوروشور سے جاری ہے۔ تمام مسالک کے علماء کرام کے فتاویٰ کے مطابق قادیانیوں کی حیثیت حربی کافر کی ہے، لہٰذا شرعی اصولوں کے مطابق قادیانیوں سے کسی قسم کا کاروبار جائز نہیں۔ لہٰذا شیزان، ذائقہ گھی، یونیورسل اسٹیبلائزر سمیت تمام قادیانی اشیاء کا بائیکاٹ کیا جائے۔

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

مرزا قادیانی کا تعارف وکردار

(۱۲) حافظ عبیداللہ

نیز اس سے اگلے صفحہ پر لکھا: ”وارحم علیھم“ (حوالہ سابقہ ص:۲۳)

یہاں ”ارحم علی الذین“ غلط ہے بلکہ ”ارحم الذین یلعنون علی“ ہونا چاہئے تھا، اسی طرح ”ارحم علیھم“ کی جگہ ”ارحمھم“ ہونا چاہئے تھا۔

مرزا قادیانی کا وہ خدا جو اسے الہام کرتا تھا (جس کا نام مرزا نے یلاش بتایا ہے، تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن:۱۷، ص:۲۰۳ حاشیہ) اس نے ایک بار عیدالاضحی کی صبح مرزا کو الہام کیا کہ آج تم عربی میں تقریر کرو اور ساتھ ہی عربی میں یہ الہام کیا:

”کلام افصحت من لدن رب کریم“ یعنی اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے۔“

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن:۲۲، ص:۳۷۵)

مرزا کے اس الہام میں ”کلام“ کا لفظ مذکر ہے، لیکن مرزا کے خدا نے اس کے لئے ”افصحت“ مونث کا صیغہ بولا ہے، یعنی مرزا کو جس الہام کے ذریعہ اس کے کلام کے فصیح ہونے کی خبر دی گئی ہے، اسی الہام میں ہی عربی گرامر کی غلطی ہے۔

یہاں تو لفظ ”کلام“ مذکر تھا اور مرزا نے اس کے لئے مونث کا صیغہ بولا، لیکن ایک دوسری جگہ مرزا نے لفظ ”کلمۃ“ مونث لکھا اور اس کے لئے مرزا نے مذکر کی ضمیر استعمال کی، آیئے دیکھتے ہیں:

”فلا تظن یا اخی انی قلت کلمۃ فیہ رائحۃ ادعاء النبوۃ....“ ترجمہ از ناقل: اے میرے بھائی! تو یہ گمان نہ کر کہ میں نے کوئی ایسا کلمہ کہا ہوگا، جس میں دعوائے نبوت کا شائبہ ہو۔

(حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن:۷، ص:۳۰۲)

اس فقرے میں مرزا نے ”کلمۃ“ کا لفظ لکھا جو کہ عربی زبان میں مونث ہے لیکن اس کے بعد ”فیہ“ کے لفظ میں ”ہ“ کی ضمیر اس کی طرف لوٹائی جو کہ مذکر کی ضمیر ہے، صحیح لفظ ”فیھا“ ہونا چاہئے تھا۔

جیسا کہ محمدی بیگم کے قصے میں آگے بیان ہوگا، مرزا قادیانی نے اپنے خدا کا ایک الہام لکھا تھا کہ اس نے مرزا کو خبر دی:

”وقال انھا ستجعل ثیبۃ ویموت بعلھا وابوھا الی ثلاث سنۃ من یوم النکاح....“ ترجمہ از ناقل: اور اس نے کہا کہ وہ (محمدی بیگم) بیوہ ہوگی اور اس کا باپ اور خاوند نکاح کے دن سے تین سال تک مرجائیں گے۔“ (کرامات الصادقین، روحانی خزائن:۷، ص:۱۶۲)

اس عربی عبارت میں مرزا نے ایک لفظ لکھا ہے: ”ثلاث سنۃ“ یہ غلط ہے، صحیح: ”ثلاث سنوات“ یا ”ثلاث سنین“ ہونا چاہئے تھا۔

مرزا قادیانی کی عربی تحریروں کا مطالعہ کرنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ پنجابی یا اردو کے محاوروں اور الفاظ کو عربی میں تبدیل کرتے ہوئے عربی کے قواعد کا لحاظ نہیں کرتا تھا، بلکہ پنجابی یا اردو کے الفاظ کو مدنظر رکھتا تھا، اس کی ایک اور مثال پیش خدمت ہے، مرزا نے اپنے اس خطبہ میں جس کے بارے میں اس کا دعویٰ ہے کہ یہ خطبہ اس کے خدا کی طرف سے اسے الہام ہوا تھا یہ الفاظ لکھے:

”وارتدوا من دین اللّٰہ“ ...اور خدا کے دین سے پھر گئے ہیں....

(خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن:۱۶، ص:۱۵۷، ۱۵۸)

”وارتدوا من الاسلام“ جس کا ترجمہ ہے: ”وہ اسلام سے پھر گئے یعنی مرتد ہوگئے۔“ (خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن:۱۶، ص:۱۷۳)

دونوں جگہ مرزا نے ”من دین اللّٰہ“ اور ”من الاسلام“ کے الفاظ لکھے جبکہ ”عن دین اللّٰہ“ اور ”عن الاسلام“ ہونا چاہئے تھا، یعنی ”من“ کی جگہ ”عن“ ہونا چاہئے۔

اسی ”الہامی“ خطبہ میں ایک جگہ مرزا نے یہ الفاظ لکھے:

”واحضروا اللّٰہ من التذلل“ اور اس کا اردو ترجمہ یوں کیا: ”اور خدا کے سامنے عاجزی سے حاضر ہوجاؤ“

(خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن:۱۶، ص:۱۸۷)

عربی زبان سے واقفیت رکھنے والے جانتے ہیں کہ یہاں بھی مرزا نے اردو یا پنجابی کے فقرے کو لفظ بلفظ عربی میں منتقل کیا ہے اور ”عاجزی سے“ کا ترجمہ عربی میں ”من التذلل“ کیا، جبکہ یہاں حرف ”من“ غلط ہے صحیح لفظ ”بالتذلل“ وغیرہ ہو سکتا تھا۔

کیا یوحنا، ایلیا اور ادریس ایک ہی نبی کے نام ہیں؟

مرزا قادیانی نے ایک جگہ لکھا:

”بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے دوسرے مسیح بن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے

ہیں۔" (تین سطروں کے بعد دوبارہ لکھا) "لیکن حضرت ادریس کی نسبت جو بائبل میں یوحنا اور یا ایلیا کے نام سے پکارے گئے ہیں، انجیل میں یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ یحییٰ بن زکریا کے پیدا ہونے سے ان کا آسمان سے اترنا وقوع میں آگیا ہے۔۔۔ الخ۔" (توضیح المرام، روحانی خزائن:۳، ص:۵۲)

آپ نے پڑھا، اس تحریر میں مرزا قادیانی نے پہلے لکھا: "یوحنا، ایلیا اور ادریس" ایک ہی نبی کے نام ہیں جو کہ غلط ہے، یوحنا کہتے ہیں، حضرت یحییٰ علیہ السلام کو ایلیا نام ہے، حضرت الیاس علیہ السلام کا اور ادریس علیہ السلام ان دونوں کے علاوہ تیسرے نبی ہیں، لیکن مرزا قادیانی ان تینوں کو ایک ہی بتا رہا ہے، پھر تین سطروں کے بعد مرزا نے دوبارہ لکھا کہ: "حضرت ادریس کو بائبل میں یوحنا اور ایلیا کے نام سے پکارا گیا ہے۔" جبکہ بائبل میں ہرگز حضرت ادریس علیہ السلام کو یوحنا یا ایلیا کے نام سے نہیں پکارا گیا، اس پر طرفہ تماشا یہ کہ مرزا کی یہ کتاب "توضیح المرام" غالباً ۱۸۹۰ء میں شائع ہوئی اس کے بعد مرزا قادیانی تقریباً ۱۸ سال زندہ رہا لیکن اس کے خدا (یلاش) کی طرف سے اس کی غلطی کی اصلاح نہ کی گئی، جب مرزا اس دنیا سے چلا گیا تو اس کے ایک امتی مولوی جلال شمس کو اس غلطی کا پتہ چلا تو اس نے لفظ "ادریس" پر یہ حاشیہ لکھا: "الیاس پڑھا جائے" پہلی بات تو یہ کہ جب کتاب کے مصنف مرزا قادیانی نے "ادریس" لکھا ہے تو پھر "الیاس" کیوں پڑھا جائے؟ صاف طور پر یہ کیوں نہ لکھا گیا کہ ہمارے سلطان القلم، ملہم من اللہ سے غلطی ہوگئی اور موت تک اسے اپنی غلطی کا پتہ نہ چلا؟ پھر اس عبارت میں صرف لفظ "ادریس" کو "الیاس" پڑھنے سے بھی کام نہیں چلے گا، کیونکہ حضرت الیاس کا نام بھی ہرگز "یوحنا" نہیں ہے اور مرزا قادیانی نے بائبل کے جس حوالے کا ذکر کیا ہے کہ انجیل میں یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ یحییٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے سے ایلیا نبی کا آسمان سے اترنا وقوع میں آگیا ہے، یہ بھی مرزا کا جھوٹ ہے کیونکہ بائبل میں ہی یہ بھی مذکور ہے کہ خود حضرت یحییٰ علیہ السلام (یعنی یوحنا نبی) نے صاف طور پر اپنے ایلیا یا الیاس ہونے کا انکار کیا تھا، خود مرزا نے یہی بات لکھی ہے کہ یوحنا اپنے الیاس ہونے سے خود منکر ہے (نصرۃ الحق، روحانی خزائن:۲۱، ص:۴۳) بائبل کے ایلیا نبی کے حوالے سے مرزا قادیانی اور اس کی جماعت ایک اور دھوکا بھی دیتے ہیں۔

"لم یلد" کا معنی کیا؟

مرزا قادیانی نے ایک جگہ سورۃ اخلاص کی آیت نمبر۳ میں آنے والے لفظ "لم یلد" کا معنی یوں بیان کیا: "لم یلد" کا لفظ جس کے یہ معنی ہیں کہ خدا کسی کا بیٹا نہیں کسی کا جنایا ہوا نہیں......"

(ست بچن، روحانی خزائن:۱۰، ص:۲۶۴)

آپ نے دیکھا کہ مرزا نے "لم یلد" کا معنی یہ بیان کیا کہ خدا کسی کا بیٹا نہیں یعنی اسے کسی نے نہیں جنا، جبکہ لم یلد کا معنی یہ ہے کہ خدا نے کسی کو نہیں جنا، اس کی کوئی اولاد نہیں، مرزا نے جو معنی بیان کیا ہے وہ لفظ "لم یولد" کا ہے نہ کہ "لم یلد" کا، مرزا کی جہالت کا یہ نمونہ بھی آج تک اس کی کتاب میں موجود ہے۔

اسلامی مہینوں میں چوتھا مہینہ کون سا؟

مرزا قادیانی نے اپنے چوتھے لڑکے مبارک احمد کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:

"۔۔۔۔ اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا اسی مناسب کے لحاظ سے اُس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر اور ہفتہ کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا یعنی چارشنبہ اور دن کے گھنٹوں میں سے دوپہر کے بعد چوتھا گھنٹہ لیا....."

(تریاق القلوب، روحانی خزائن:۱۵، ص:۲۱۷، ۲۱۸)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کی یہ تحریر پوری پڑھی جائے تو صاف پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے اس چوتھے بیٹے کی مناسبت سے ہر چیز میں "چار" کے عدد کو ثابت کرنا چاہتا ہے، چوتھا لڑکا، چوتھا مہینہ، چوتھا دن، چوتھا گھنٹہ وغیرہ۔ لیکن نام نہاد سلطان القلم کو اتنی سی بات کا علم نہیں کہ اسلامی مہینوں میں چوتھا مہینہ "صفر المظفر" نہیں بلکہ "ربیع الثانی" ہوتا ہے، نیز فارسی میں ہفتہ کا چوتھا دن چارشنبہ نہیں بلکہ "سہ شنبہ" ہوتا ہے۔ (فارسی میں ہفتہ کا پہلا دن یک شنبہ نہیں بلکہ صرف شنبہ ہے)۔

اپنے سلطان القلم کی اس جہالت پر پردہ ڈالنے کے لئے اس مقام پر کتاب کے ناشر کی طرف سے یہ حاشیہ لکھا گیا ہے:

یہاں سہواً اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر لکھا گیا ہے۔ درست اسی کتاب کے صفحہ ۲۲۱ پر یوں لکھا ہے:

"پسر چہارم کی پیشگوئی کو ۱۴؍ جون ۱۸۹۹ء میں جو مطابق ۴؍ صفر ۱۳۱۷ھ تھی بروز چہارشنبہ پورا کردیا: ناشر۔" (حاشیہ صفحہ مذکورہ)

قارئین کرام! غور فرمائیں، صفر کو چوتھا مہینہ لکھے جانے کو مرزا کا سہو بتایا جارہا ہے، لیکن چہارشنبہ کو ہفتہ کا چوتھا دن لکھے جانے کا ذکر نہیں کیا گیا، پھر یہ دھوکا دیا گیا کہ کتاب کے ص:۲۲۱ پر درست لکھا ہے، لیکن جب ہم صفحہ ۲۲۱ کا مطالعہ کرتے ہیں تو وہاں ہرگز یہ نہیں لکھا کہ صفر اسلامی مہینوں میں دوسرا مہینہ ہے تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ مرزا نے اپنی غلطی کی اصلاح کرلی تھی، چلیں ایک منٹ کے لئے فرض کرلیں کہ مرزا نے غلطی سے اور بھول کر چوتھے لڑکے کے ساتھ چار کے عدد کو ملانے کے شوق میں صفر کو چوتھا مہینہ اور چہارشنبہ کو ہفتہ کا چوتھا دن لکھ دیا تھا لیکن مرزا کے بقول: "انبیاء غلطی پر قائم نہیں رکھے جاتے۔" (اعجاز احمدی، روحانی خزائن:۱۹، ص:۱۳۳)

نیز مرزا کے بیٹے اور دوسرے قادیانی خلیفہ مرزا محمود نے لکھا تھا: "خدا اپنے نبی کو وفات تک غلطی

میں نہیں رکھتا۔‘‘ (آئینہ صداقت، انوارالعلوم، ج:۶، ص:۱۲۴) اور مرزا نے اپنی جس کتاب میں صفر کو چوتھا مہینہ اور چہارشنبہ کو ہفتہ کا چوتھا دن لکھا وہ کتاب بقول جماعت قادیانہ سنہ ۱۸۹۹ء یا ۱۹۰۰ء میں لکھی گئی تھی، اس کے بعد مرزا قادیانی آٹھ سال تک زندہ رہا لیکن موت تک اسے پتہ نہ چلا کہ میں نے یہ غلطی کی ہے، یہی دلیل ہے کہ مرزا قادیانی اللہ کا نبی نہیں ہوسکتا۔

دوستو! مرزا قادیانی کی علمی قابلیت کی یہ چند مثالیں ہم نے صرف بطور نمونہ پیش کی ہیں ورنہ اگر مرزا کی کتابیں تفصیل سے پڑھی جائیں تو جابجا اردو اور عربی کے غلط الفاظ بلکہ اردو میں پنجابی کے الفاظ بھی ملیں گے، یہ کہانی پھر سہی۔

سیرۃ النبی کے بارے میں مرزا کی جہالت:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور حیات مبارکہ کے بارے میں مرزا قادیانی کا علم کتنا تھا؟ اس کی صرف ایک مثال یہاں پیش کی جاتی ہے، اس نے ایک جگہ لکھا:

’’تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا، جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہوگیا اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مرگئی تھی۔‘‘

(پیغام صلح، روحانی خزائن:۲۳، ص:۴۶۵)

سیرت النبی کا ادنیٰ سا طالب علم بھی جانتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی آپ کی ولادت باسعادت سے قبل وفات پاگئے تھے، یہی بات مستند اور معتبر ہے اور جب آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک چھ سال کے قریب تھی، لیکن آپ نے دیکھا کہ مرزا قادیانی لکھ رہا ہے کہ آپؐ کے والد کی وفات آپ کی پیدائش کے چند دنوں کے بعد اور آپؐ والدہ کی وفات جب ہوئی تو آپؐ صرف چند ماہ کے تھے۔

عجیب بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے اپنے بیٹے اور سیرۃ المہدی کے مصنف مرزا بشیر احمد ایم اے نے ایک کتاب ’’سیرت خاتم النبیین‘‘ کے نام سے لکھی ہے، اس میں وہ صاف طور پر لکھتا ہے کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ کی وفات ہوئی تو ان کی زوجہ حضرت آمنہ حمل سے تھیں۔ (سیرۃ خاتم النبیین، مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم اے، ص:۹۱) اور اسی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ: آپ کی عمر مبارک چھ برس تھی جب آپ کی والدہ ماجدہ نے یثرب (مدینہ) کا وہ سفر فرمایا جس میں ان کا انتقال ہوا۔ (سیرۃ خاتم النبیین، ص:۹۷)

باپ بیٹے میں سے کون صحیح ہے اور کون غلط؟ اس کا فیصلہ وہ خود کرلیں، جو مرزا کو نبی اور اس کے بیٹے کو قمرالانبیاء کا خطاب دیتے ہیں۔ (جاری ہے)

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ
فیصل
مکمل علاج، مکمل خوراک
قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام
معجون قوتِ اعصاب زعفرانی
33 اجزاء کا اکسیر مرکب
☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

معجون تسکین دل
دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے
دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ
دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا
اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔
قیمت 1200 روپے
جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔
وزن 500 گرام
عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔

پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری
0314-3085577
فیصل FOODS ستارہ پلازہ ڈی گراؤنڈ سپلائی کالونی فیصل آباد

ایک عظیم علمی، ادبی، سوانحی اور تاریخی شاہکار دستاویز

چمنستانِ ختمِ نبوّت کے گلہائے رنگارنگ

ایسے ۹۴۴ نفوسِ قدسیہ کا تذکرہ وسوانح، حالات وحکایات
جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے لئے خدمات سرانجام دیں۔

ترتیب شاہینِ ختمِ نبوّت
مولانا اللہ وسایا مدظلہ

تین جلدوں کا مکمل سیٹ — قیمت صرف 500 روپے

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّت
حضوری باغ روڈ، ملتان پاکستان 061-4783486